ان الدین عند اللہ الاسلام

المنۃ للہ کہ ان ایام فرحت فرجام مین یہہ کتاب ہدایت مآب تصنیف

کی ہوئی افضل العلما جناب مولوی شیخ آدم صاحب واعظ کی فائدہ بخش خاص و عام المسمی بہ

اعجاز الاسلام

جو کہ بباعث کثرت شائقین کمیاب ہوگئی تھی جناب قاضی فتح محمد و قاضی صالح محمد

و قاضی عبدالکریم برادران قاضی ابراہیم صاحب مغفور و ملا نور الدین بن جیوا خان صاحب نے

مطبع حیدری واقع بمبئی مین چھپوایا
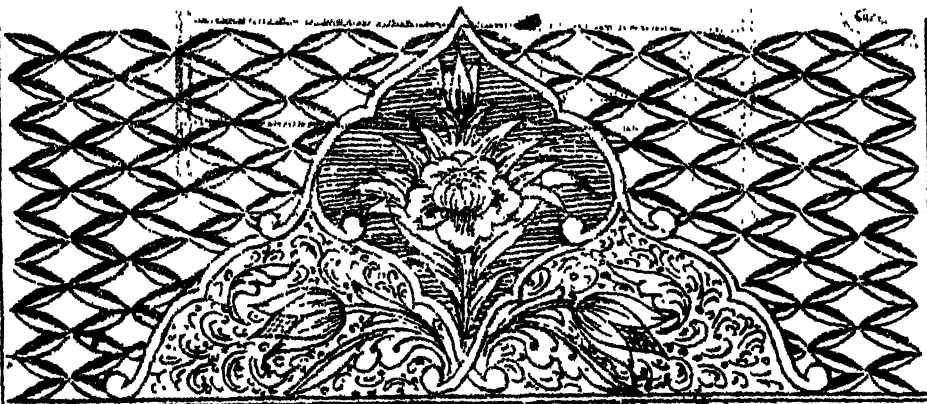
رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

بعد ادا کرنے شکر خدائے یکتا و بے ہمتا کے کہ عدل اسکے نے صفحۂ آتش کو خلیل اللہ
پیغمبرؑ باکمال کے لئے گلزار بہشت سا بنایا اور باغ بہشت کو شداد بدنہاد کے حق
مین جائے جہنم سرشت کی اور خیر و شر کی نور و ظلمت کو پیدا کرکے دونون کی پہچانت
کے چراغ عقل انسان کے ہاتھ دیا اوسپر بھی خیر کی راہ روشن تبلایا اور گمراہونکو
شرک سے بچانے اور اونکو راہ نجات پر لانے کے لئے دنیا کو کبھی ہادی سے
خالی نہ رکھا جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَعَظُمَ شَانُہٗ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ درود بیحد
و رحمت بیحد و عد قافلہ سالار ہادیین سرور اولین و آخرین باعث ایجاد آسمان زمین
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر جسنے خلق متقدمین و متاخرین کو مخفی و علانیہ راہ ہدایت
پر لایا اور اپنی امت کو بہت آسانی سے طریق نجات کی پہچانت دی اور انکی آل
طاہرین پر و ائمۂ دین و ہادیین راہ یقین ہین اور اونکے جمیع اصحاب کاملین و زوجات
طیبین پر خصوصًا اصحاب کبار رضی اللہ عنہم جو چار یار باصفا ہین و حامی دین مصطفیٰ چار
رکن دائرہ اسلام ہین و افضل ترین خلق بعد سید الانام کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَعَلَیْھِمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بعد حمد صلوٰۃ کے صاحبان عقل و فہم پر ظاہر ہووے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ

نے آدمی کو دو صفت سے مرکب پیدا کیا ایک صفت رحمانی دوسرے کو صفت شیطانی کہتے ہین
عقل و نقل کی پیروی کرنا صفت رحمانی اور نفس امارہ کی پیروی کرنا صفت شیطانی ہے حق
سبحانہ و تعالیٰ نے پیغمبرونکو اور کتابونکو نازل کیا کسواسطے انسان عقلمندی سے متابعت
انکی کرے اور صفات رحمانی پر اپنا طریقہ رکھے اور صفات شیطانی سے دور رہے اور حق
سبحانہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرونکا سردار
اور پیغمبر آخر زمان پیدا کیا اور ہم سب گنہگار آخر زمان کو اپنے فضل و کرم سے انکے امتی
ہونے کی توفیق دی اور فضیلت دی اللہ نے ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ وے سب انبیا و مرسلین پر فخر رکھتے ہین اُن کی امت بھی سب امتون پر
بزرگی رکھتی ہے بلکہ بعضے امتی اُنکے ایسے ہوئے ہین کہ انکو انبیا کا مرتبہ حاصل ہے
اسکا سبب یہہ کہ وے خدا تعالیٰ کے حکم کو جو قرآن شریف مین ہے بدل و جان بجا لائے
اور انھون نے اسمین ذرہ بھی تفاوت نہ کیا پس جو مسلمان کہ خدا و رسول کے حکم کو
بجا لاویگا اور دل و جان سے پیروی شریعت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اطاعت خلفاء الراشدین و علماء دین متین کی کریگا اور انکے طریقے اور احکام پر
چلیگا تو البتہ کوشش اور محنت کے موافق اسکو مرتبہ حاصل ہوگا اور صفات رحمانی
سے موصوف ہو جنت اوسکو ملیگی اور رستگاری آخرتین حاصل ہوگی اور جو شخص کہ صفات
شیطانی کا گرفتار ہو متابعت نفس امارہ کی جو شیطانکا دام ہے کریگا اور حق سبحانہ تعالیٰ کے
پیغمبر بھیجے اور اپنے نبی و آل نبی و خلفاء و علماء کے کہنے کو نمان کر گمراہی مین پڑیگا تو یقیناً
صفات شیطانی اور اخلاق ذمیمہ سے موصوف رہیگا اور دوزخ اوسکے لئے مہیا ہے
یہہ دو روزہ حیات گذرتے ہی آتش دوزخ اور طرح بطرح کے عذاب اوسکے لئے مہیا
و آمادہ ہین اسواسطے مسلمانون پر فرض ہے کہ اپنی دین کی درستی پر بہت متوجہ ہو وین اور
تقوی و صفات رحمانی کو اختیار کرین فسق و فجور و اخلاق ذمیمہ و صفات شیطانی کو اسے

دور رکھین اگرچہ اس بات پر آگاہی دینے کے لئے بہت سے کتب عربی و فارسی علماؤن نے
تصنیف کئے لیکن دقیق و فہم انکا مشکل ہی اسواسطے یہہ حقیر شیخ آدم عفی اللہ عنہ و عن
والدیہ نے اپنے برادران و خواہران دینی کے لئے کہ جو اُمّی ہین اور علم نہین رکھتے اس رسالے
مین چند باتین قرآن مجید کے دلایل اور مشکوٰۃ شریف اور صحیح بخاری اور زواجر وغیرہ احادیث
معتبر سے اور چند نقل و روایات بھی تفسیر و حدیث سے چنکر سلیس زبان مین جو عوام کے فہم
مین آوے اور اُمی بھی اسکو سمجھ سکے لکھا اور نام اسکا **اعجاز الاسلام** رکھا امید حق
سبحانہ تعالیٰ سے یہہ ہی کہ اسمین اثر قبولیت کا بخشے اور ہر ایک پڑھنے والے کو اس کتاب
پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین یا رب العالمین مؤمنین پر جو اس کتاب کو مطالعہ کرین
لازم ہی اُنظُر اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلٰی مَن قَالَ کے مضمون کو فہم مین لاکر اس کتاب کے
مضمون کو خوب غور سے سمجھین اور اسپر عمل کرین اس کتاب کے مؤلف پر جو بدترین خلایق ہے
اور اس کتاب کی ہندی عامی زبان پر نظر نہ کرین کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف
کے معنے ہین اور ہندی عام زبان سے عوام کا سمجھانا ہی اور اس کتاب کو چار فصل سے
منفصل کیا ہون فصل پہلی عبادات مفروضہ کی فضیلت مین فصل دوسری اسکو ترک
کرنے اور ادا نہ کرنے کی عقوبت مین فصل تیسری اخلاق حسنہ کے بیان مین فصل چوتھی اخلاق
ذمیمہ کے حال مین واللہ المستعان پہلی فصل عبادات کی فضیلت مین افضل ترین عبادات
نماز ہی اور روزہ زکوٰۃ و حج جنکے باب مین قرآن مجید اور احادیث شریف مین جابجا
اور بہت تاکید ہی کیون کہ اُنکے بجا لانے سے مسلمان کہا جاتا ہی اور انکو ترک کرنے سے مسلمان
دائرہ اسلام سے خارج ہو جاوے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّینِ مَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّینَ وَ
مَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّینَ یہہ حدیث شریف ہی اسکا ترجمہ یہہ ہی کہ نماز بناے
اسلام کی ستون ہی جس شخص نے کہ اسکو قایم رکھا دین کو اسنے قایم رکھا اور جسنے ترک کی
[illegible] اور ادا نہ کیا اپنے دین کی بنا کو توڑا اور برباد کیا کوئی نیک عمل حق تعالیٰ [illegible] قبول

نہین ہوتا جبتلک کہ نماز مقبول نہ ہوئے اگر نماز مقبول ہوئی سب اعمال اس بندیکے مقبول ہوتے
ہین اور اگر نماز مردود ہوئی سب اعمال اس بندیکے مردود ہوتے ہین حق سبحانہ تعالی نے
آدمی کو پیدا کیا اور طرح بطرح کی نعمتوں سے اسکو سرفراز کیا اس سے مقصود یہہ ہے کہ اسکو
پہچانین اور اس کی عبادت مین رہین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنے مین نے جن اور انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ مجھے پہچانین
اور عبادت کرین اس سے معلوم ہوا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جیسا کہ حکم کیا ہے اسطرح کی عبادت
نہ کرنا نافرمانی اللہ تعالیٰ کی ہے اسکی نافرمانی سے حال ابلیس علیہ اللعنۃ کا کیا ہوا ہے
اور ظاہر مین بھی آقا اور غلام کی مثال کو قیاس کر سکتے ہو کہ اطاعت موجب خوشنودی
و نافرمانی باعث غضب ہے چنانچہ قرآن مجید مین خدا یتعالیٰ نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا وَمِنَ الَّيْلِ
فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنے اے امتی حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز ظہر اور عصر کیواسطے ٹھہرا رہ زوال آفتاب کے وقت
اور مغرب اور عشا کے لئے غروب سے اندھیرے تک اور صبح کیواسطے فجر کی نماز کو ملایک رات کے
نامۂ اعمال کے آخر مین اور روز کے نامۂ اعمال کے اول مین لکھتے ہین اور رات کو اٹھ
اور تہجد پڑھ فرض کے سوائے کہ وہ تیرے واسطے بہتر ہے اور اسکے عوض تجھکو حقتعالے
الطاف خاص سے سرفراز کریگا اگر سب نمازین بجالاویگا تو البتہ تجھکو مقام محمود ملیگا
مقام محمود عرش ہے مقام لوائے احمدیؐ اور مقام شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہی
ہے جو بندگان خاص کہ فرایض و واجبات و مسنونات کو بجالاتے اور باشرایط شرعی
عمل کرتے ہین انکے واسطے مقام محمود ہے کہ شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و خوشنودی
و رضائے الٰہی کا دروازہ وہان کھلا ہے اور کسیکو وہان تک رسائی نہین ہوتی مگر
پیغمبرون کی دلوائے احمدیؐ کی پناہ مین آئے ہون حدیث جو شخص کہ نماز صبح کی جماعت

کے ساتھ پڑھیگا حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بیس حج کرنیکا ثواب اسکو ملیگا اور
جو کوئی نماز ظہر کے ساتھ جماعت کے پڑھیگا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چالیس
حج کرنیکا ثواب اسکو ملیگا اور جو کوئی نماز عصر کی ساتھ جماعت کے پڑھیگا حضرت یونس
علیہ السلام کے ساتھ ساٹھ حج کرنیکا ثواب پاویگا اور جو کوئی نماز مغرب کی ساتھ جماعت
کے پڑھیگا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اسی حج کرنیکا ثواب اسکو ملیگا جو کوئی
نماز عشا کی ساتھ جماعت کے پڑھیگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سو حج کرنے کا ثواب
اوسکو ملیگا اور جو کوئی نماز وتر کی پڑھیگا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
کہ میرے ساتھ ہزار حج کرنے کا ثواب اسکو ملیگا اور دوسری جگہہ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن
مجید مین فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ ھُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ترجمہ اس
آیت کا یہہ ہے کہ مومن کامل وہ لوگ ہین کہ جو نماز کو باشرایط بجالاتے ہین اور جو
روزی ملتی ہے اسکو حقدارون پر نفقہ کرتے ہین یعنے مستحق کے کھانے اور اسکے راحت
پانے کو اپنے کھانے اور راحت پانے پر افضل جان کر ان کی مدد کرتے ہین وہ درست
مؤمنین ہین خدا پاس انکا مرتبہ بڑا ہے بخشایش اور بہشت اونکے واسطے ہے اور
پاک روزی انکو ملے گی اور بھی قرآن مجید مین آیا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ
الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اے گروہ مسلمانان مین نے تمپر
روزہ فرض کیا ہے جیسا کہ اگلی امتون پر فرض کیا تھا تاکہ تم روزہ رکھنے سے گناہون
سے پرہیز رکھو اور تقویٰ وعبادت اختیار کرو اور ایک جائے پر حق سبحانہ وتعالیٰ
اپنے رسول مقبول بشیر ونذیر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یعنے جو لوگ کہ خدا و
رسول اور قرآن شریف پر ایمان لائے ہین اور انھون نے فرض و سنت کو ادا کیا ہے اور اچھے

کام کئے ہین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ان لوگون کو خوشخبری دو کہ مخصوص اُن کیواسطے
جنت ہے جسمین تمام قسم کے درخت ہین اور پانی کی نہرین جاری ہین جس وقت کہ بہشتی
ان میوؤنکو کھاوینگے اسکے ایک میوے مین تمام دنیا کے میوؤن کا مزہ اونکو حاصل
ہوگا اور حورین پاک و پاکیزہ کے ساتھ خوش رہینگے اور بھی حق تعالی قرآن مین فرماتا
ہے وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلٰوتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ یعنے جو
لوگ اپنی نماز پر نگاہ رکھتے ہین وے جنت مین بزرگی دئے گئے ہین کہ بہشت کی نعمت
سے سرفراز و دولتمند رہینگے اے مومنو اے مرد و اے عورتو خدا سے ڈرو نماز
کو ادا کرو کہ مسلمان اور کافر مین فرق نماز کا ہے اور نماز پر قایم رہو خدا تعالے
نے قرآن مین جو وعدہ نمازیون کے ساتھ کیا ہے اس وعدے کے مستحق ہو
کہ وعدہ خداوند تعالی کا حق ہے اور دو رُوز کی دنیا مین مشغول ہو کر اُس نعمت
الٰہی سے اپنے تئین محروم مت کرو نماز کی فضیلت اور نماز کرنیوالون سے وعدہ اور
اسکے فایدے قرآن شریف اور احادیث مین اسقدر ہین کہ تمام عالم قیامت تک لکھین
تو بھی تمام نہ ہونگے پس ایسے بہتر کام کو بادل وجان بجالاؤ اور اس کے تارک
و منکر مت ہو جیسا کہ بعضے جاہل کہتے ہین کہ ہمکو کام بُہت ہین فرصت نماز کی نہین ملتی
یا ہم نوکری یا کسی چیز کی تلاش مین گرفتار ہین دل کہان ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ہمکو
کپڑا نہین اگر ہے تو بھی بچون کے پیشاب مین نجس ہے خصوصًا یہہ کہنا عورتون مین
اکثر ہے اور بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ ہم تمام دن نماز مین ہین نعوذ باللہ منہا ایسی
باتون سے جو غفلت شیطان کے چیلے ہین اور دنیا کی مشغولی ہے دین سے مت پھرو
اور ثعلبہ انصاری کے ویسا دنیا کی طرف رجوع کرکے دین کو خراب نہ کرو اسکا
قصہ یون ہے کہ وہ صحابی بڑے زاہد و عابد تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آکر عرض کرتے کہ مین فقیر ہون دعا کرو کہ غنی ہوؤن حضرت نے

ہر چند صبر و توکل پر نصیحت کی اور اس ارادے سے باز آنیکا حکم کیا اسپر بھی وہ راضی نہوئے
اور پھر دعا کا التماس کیا تب حضرتؐ نے لاچار ہو کر اُنکے غنی ہونے کے واسطے دعا
کی اور دعا مقبول بارگاہ کبریا مین ہوئی وہ صحابی تھوڑی بکریان پالتے تھے اس
مین ایسی زیادتی شروع ہوئی کہ مدینہ منورہ کا شہر اور اوسکے اطراف کی جگہہ اُن
بکریونکو کافی نہ ہوئی تب وہان سے نکلکر دور جنگل مین جا کر رہنے لگے اور حضرتؐ کے ساتھ
نماز پنجوقت پڑھتے تھے اُس سے محروم ہوئے لیکن نماز جمعہ کو آتے تھے بعد چند روز
کے مشغولی دنیا کے سبب سے جمعہ کی نماز کو آنا بھی موقوف کئے اور حضرتؐ نے جب انکو
زکوٰۃ دینے کا حکم کیا تب مال کی حرص سے زکوٰۃ دینے پر بھی راضی نہین ہوئے اور
حضرتؐ کے حکم سے سرکشی کر کر جہنمی ہوئے تب اونکے باب مین یہہ آیت نازل ہوئی
وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ آخر تک معنے اسکے یہہ ہین کہ بعضے منافقین
ایسے ہین کہ خدا کے ساتھہ عہد کرتے ہین کہ اگر فضل و کرم سے اپنے ہمکو دلوے تو ہم صدقہ
و زکوٰۃ دین اور نیک عمل کرین جبکہ خدا نے اونکو دیا بخیلی کرتے ہین اور حق خدا کا
نہین دیتے ہین اور منہہ پھیر لیتے ہین اس خلاف وعدہ کرنے اور جھوٹھہ بولنے سے
نفاق اونکے دلونکا نہین جاتا اور قیامت کے روز اوسکا عذاب دیکھتے ہین عجب ہے
نہین جانتے کہ خدا اُنکے دلونکے نفاق اور بھیدوں سے واقف ہے اور ظاہر و باطن
کا جاننے والا ہے اے مومنین تفسیر لکھنے والون نے مال دنیا کو برسات سے تشبیہ
دی ہے جیسا کہ برسات اندازے اور اعتدال سے ہو تو تازگی اور آبادی ہوتی
ہے اور آرام حاصل ہوتا ہے ویسا ہی مال بھی اور جیسا کہ برسات حکمت و مصلحت
الٰہی سے نازل ہوتی ہے اور حق تعالیٰ کے قبضۂ قدرت مین ہے اور کسی بشر کے
اختیار مین نہین ویسا ہی مال بھی اور جیسا کہ برسات زمین پر پڑتی ہے تو اس کا
پانی سب طرف پھیل جاتا ہے ویسا ہی مال بھی ایک کے ہاتھہ سے دوسرے کے ہاتھہ

ہین جاتا ہی اور جیسا کہ برسات کا پانی بیجا ٹھہر جاوے تو بے فایدہ ہو کر بو کرتا ہی اور
اسمین فایدے کے عوض نقصان نظر آتا ہی ویسا ہی مال بھی اے مومنین ان باتون پر یقین
لاؤ اور حقتعالی کی تقدیر پر راضی و شاکر رہکر نماز و عبادت کے سررشتے کو ہاتھ سے
مت چھوڑو حضرت امیر المومنین سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک
روز ہم چند صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص جلیل القدر
سفید پوش پاکیزہ آیا اور سلام کر کر حضرت کے پاس زانو کو زانو لگا کر بیٹھا اور حضرت
کے زانوئے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھکر پوچھا کہ مجھے اسلام سے مطلع کرو تب حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ
وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنے حقیقت
اسلام کی یہہ ہی کہ خدا تعالی کی وحدانیت اور اوسکے صفات ثبوتی و سلبی پر اعتقاد لاؤ
اور نماز کو قایم رکھو زکوٰۃ دیو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو
حج بیت اللہ کرو سیے احکام کے بجا لانے کو اسلام کہتے ہین تب اس مرد نے کہا یا رسول
اللہ آپنے درست ارشاد کیا اور بھی مجھے بتلاؤ ایمان کیا ہی سو اسکے معنے سے مفصل
خبردار کیجیے حضرت نے فرمایا اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ یعنے خدا پر ایمان لاؤ اور اسکو نقص اور عیب سے
منزہ جانو اور فرشتونکو برحق سمجھو کہ وہ نورانی خلقت ہی اور خدا تعالی کی نافرمانی
نہین کرتے اور بھی ایمان لاؤ کہ کتابین بیشک آسمانی ہین اور حق تعالی کی طرف سے بھیجی
ہوئی ہین اور پیغمبرون کو برحق سمجھو کہ اونکو خدا تعالی نے خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا
ہی وہ سب عیب سے پاک ہین اور آخرت پر ایمان لاؤ کہ ثواب و عذاب قبر کا اور صور
اسرافیل اور ارواح کا اوٹھنا اور حساب و میزان و صراط و جنت و دوزخ اور جزا برحق ہی
اور ایمان لاؤ اسبات پر حق سبحانہ و تعالی نے تمام نیک و بد کو جان کر ازل مین تقدیر کیا

ہے اور جو کہ مخلوقات میں ہوا ہے اور ہوتا ہے اور ہوگا تمام اوسکے ارادے اور
خواہش سے ہے باوجود اسکے بندونکو اوسکے کرنے اور نہ کرنے میں دخل دیا اور اسپر
ثواب عتاب مقرر فرمایا ہے سب مراتب ایمان کے ہیں پھر وہ مرد بولا رحمت ارشاد
فرمائیے یا رسول اللہ اور بھی مجھے خبر دیجئے احسان سے کہ اپنے نفس پر احسان کرنا
کیا ہے حضرت نے فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ
یعنے خدا تعالی کی عبادت کرنا ایسا کہ اوسکو سامنے حاضر و ناظر جانے اور اوسکی بزرگی
اور جلال سے ڈر کر خضوع اور خشوع یعنے اطمینان دل و آرام خاطر سے ذوق و شوق
کے ساتھ عبادت کرے اور یہہ بھی سمجھے کہ اگر میں نہیں دیکھتا اور نہیں جانتا ہوں تو وہ
مجھے دیکھتا ہے اور پہچانتا ہے تب اس شخص نے کہا سچ فرمائے یا رسول اللہؐ مجھے خبر دو
روز قیامت سے کہ کب ہوگا حضرت نے فرمایا کہ میں اور تم دونوں اوسکے جاننے
میں برابر ہیں اسکا علم خدا تعالی پر برابر ہے اور کسی پیغمبر کو اسبات سے خبر نہیں دی ہے
تب پھر کہا یا رسول اللہ اوسکی نشانیاں کیا ہیں سو بتلاؤ حضرت نے فرمایا کہ بچے اپنے
ماباپ پر حکومت کرینگے ماں باپ اور بچون میں ادب باقی نہ رہیگا ادنی اور ذلیل
لوگ نیکون پر فخر کرینگے اونکو ذلیل اور انکو بزرگ سمجھینگے لئیم اور احمق دولتمند ہونگے
اور نیک ذلیل اور حقیر رہینگے اور بھی اوسکے سوائے بہت سی علامات ہیں حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا اور خاموش ہوئے وہ شخص راضی و خوش ہو کر چلا گیا
امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمکو اس مرد کے آنے اور حضرت سے
سوالات کرنے اور جوابات سننے پر تعجب ہوا اور ہم ادب سے خاموش بیٹھے تھے تب
حضرت نے فرمایا ای عمرؓ تم جانتے ہو کہ یہہ سایل کون تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
طریقۂ ادب سے عرض کی کہ خدا اور رسول خوب جانتے ہیں حضرت نے فرمایا یہہ جبرئیل علیہ السلام
تھے کہ تم سب کو تمھارے دین کے احکام مکرر سنانے اور اوسپر تمکو قایم کرانے

اُسے یُتھے چاہیے کہ میری امت ان باتون پر عمل کرکے اپنے اسلام و دینداری کو ایمان قایم رہے اس حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ مسلمان پر کلمہ شہادتین پڑھتے ہی اور اسپر ایمان لاتے ہی نماز لازم ہے اور روزہ و حج و زکوٰۃ اسکے ساتھ لاحق ہے حدیث صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَزَكُّوا مَالَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا یعنے پنجوقت کی نماز پڑھو مال کی زکوٰۃ دو اور رمضان شریف کے روزے رکھو اور قدرت و استطاعت ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرو اور بھی حق تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اونھون نے خدا اور رسول کا حکم بجا لاکر نیک کام کئے ہین اونکے واسطے جنت فردوس ہے فردوس جنت وہ بہشت مخصوص ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوسکو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ہر روز پچاس دفعہ اسپر نظر رحمت کر کر فرماتا ہے کہ ای جنت فردوس اپنے حسن و جمال و خوبی کو زیادہ کر میرے دوستون کیواسطے جو مومنین ہین حدیث جو کوئی جماعت کے ساتھ چالیس روز نماز کرے اور ایک وقت بھی نہ چھوڑے تو حق سبحانہ تعالی اوسکے اوپر دو برات لکھتا ہے ایک برات دوزخ سے اور دوسری برات نفاق سے یعنے فلانا فلانے کا فرزند اسپر دوزخ حرام ہے اور فلانا فلانے کا فرزند جنت نصیب ہے پس ایسے حسنات کو ضایع کرنا بہت حیف ہے اور خوب قیاس کرو اور دیکھو عجب نادر فائدے نماز مین ہین پس نماز پہ قایم رہنا بہت راحت ہے حدیث مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْفِرْدَوْسِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ یعنے جو شخص کہ نماز صبح کی پڑھے آفتاب طلوع ہونے تک مصلے پر بیٹھ کر خدایتعالی کا ذکر کرتا رہے تو اوس بندیکے واسطے حق تعالی جلشانہ فردوس مین سونے روپیکے محل بنا دے گا اور اوسکو بہت راحت دیگا حدیث اَلْمُؤْمِنُ فِي الْمَسْجِدِ كَالسَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَالْمُنَافِقُ

فِی الْمَسْجِدِ کَالطَّیْرِ فِی الْقَفَسِ یعنے مومنین جبکہ مسجد مین ہین ایسے خوش ہین جس طرح کہ مچھلی پانی مین خوش رہتی ہی اور منافق مسجد مین ایسا دلگیر رہتا ہی جیسا پرندہ پنجرے مین رہتا ہی حدیث پانچ وقت کی نماز کی وہ مثال ہی جو تمھارے دروازے پر نہر جاری ہوا وس نہر مین تم اگر ایک روز پانچون وقت نہاؤ تو تمھارے بدن پر میل نہ رہیگا اور پاکیزہ ہوؤگے اس بموجب گناہونکو پانچون وقت کی نماز پاک کرتی ہی اگر اچھی طرح سے ادا کرین یعنے خدا تعالی کو حاضر و ناظر جان کر اور اوسکو موجود برحق سمجھکر جیسا کہ رکوع و سجود کا شرط ہی اس بموجب ادا کرین تو اللہ تعالی تمھارے جسد پر آتش دوزخکو حرام کریگا خدا کو حاضر و ناظر جاننے پر ایک نقل سنو نقل بغداد شریف کے شہر مین ایک بزرگ شخص کو بیگناہ تقصیرمند ٹھہراکر کوڑے مارنے لگے یہان تک کہ سو کوڑے مارے اوسکا بدن پھٹکر سب زخمی ہوگیا اس شخص نے آہ نکی اور کچھہ زبان سے نہ کہا ایک شخص نے اوسکو پوچھا ای جوانمرد تو اتنا زخمی ہوا اور آہ بھی نہ کی اور کچھہ نہ کہا اس کا سبب کیا ہی تب وہ زخمی بولا ای عزیز خداوند رحیم میرا امیر سامنے ہی جو میرے پر گذرتا ہی اوسکو وہ دیکھتا ہی وہ میرے مار کھانے اور زخمی ہونیکو خوب دیکھتا ہی اور کچھہ نہین کہتا ہی مین کسطرح سے شکوہ کرون اور اس کے عشق و محبت مین مجھے دوسری خبر نہین ہوتی اسواسطے آہ نہین کرتا ہون مومنو حدیث شریف سنی ہوگی کہ مومن پر موت آسان ہی اوسکا سبب بھی یہی ہی کیونکہ وہ خداوند آسمان و زمین کے دیدار کا آرزومند و مشتاق رہتا ہی اس آرزو و عشق مین اسکو نزع کی سختی سے کچھہ خبر نہین ہوتی حدیث امام حسن رضی اللہ عنہ جو وقت وضو کرتے تھے اونکا رنگ زرد ہوتا تھا اور بند بند کانپتا اور لوگون نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی انھون نے فرمایا جو کہ پروردگار کے روبرو کھڑا رہے اوسکا رنگ زرد ہوئے اور بند بند کانپے تو کیا عجب ہی حدیث جبکہ نماز کا وقت آتا امیرالمومنین حضرت علی

ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ زرد اور متغیر ہوتا لوگون نے پوچھا یا امیر المؤمنین اسکا کیا سبب ہے فرمائے کہ یہہ امانت کو ادا کرنے کا وقت ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانون اور زمین و پہاڑون اور درختون کو فرمایا کہ اسکو اوٹھاوین ان سبھون نے کہا ہم سے نہ ہوسکیگا سمجھ کر خوف کھا کر کہا کہ ہم نہین اوٹھا سکینگے اسوقت انسان نے کہا ہم نے اوٹھایا پس تحقیق یہہ میرے سے امانت ادا ہوسکتی ہے یا نہین اسواسطے اور اس خوف سے میرا رنگ تغیر ہوتا ہے حدیث حق تعالیٰ قیامت کے روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازیون کے باب مین فرماویگا کہ میرا بندہ جس نماز کو مین نے فرض کیا سو بجالایا اور تم نے جو سنت کی ہوا وسکو بھی بجالایا پس مین اور تم اوسکے ضامن ہین تم شفاعت چاہو اور مین رحمت اور مغفرت کرونگا اے مؤمنین و مؤمنات ان حدیث کے مضمون کو خوب سوچو اور خوف خدا کا دل مین رکھو اور محبت اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے یہہ معنے ہین کہ اونکو برحق پیغمبر جانو اور اونکے احکام پر عمل کرو حدیث حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تب مجھے فرمائے کہ جاؤ اور ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہو کہ میری جگہہ پر جماعت کے ساتھہ نماز پڑھین تب مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابابکر صدیق رضہ جب آپ کی جگہہ پر کھڑے رہینگے رووینگے اور رونیکے سبب قراءت سنانے کی قدرت ان کو نہ رہیگی عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حکم فرماؤ یہہ سنکر پھر حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور ابوبکر صدیق رضہ سے کہو کہ جماعت کے ساتھہ نماز پڑھین تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ابابکر صدیق رضہ نرم دل ہین جبکہ مقام نبی پر کھڑے رہینگے تو بہ سبب گریہ کے طاقت اُن مین نہ رہے گی اور قراءت سنا نہ سکینگے تیسری دفعہ پھر حضرت نے وہی حکم فرمایا اور بجا لائے اس حدیث

سے ظاہر ہے کہ اصحاب کبار کسقدر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو کسقدر تاکید فرماتے تھے کیون کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْجَمَاعَۃُ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً یعنے نماز جو جماعت کے ساتھ پڑھین اسکا ثواب ستائیس درجے زیادہ ہے اس نماز سے جو تنہا پڑھی جاوے حدیث فجر کی نماز جو حضرت آدم علیہ السلام نے گذاری ہے اور نماز ظہر کی حضرت داؤد علیہ السلام نے گذاری ہے اور نماز عصر کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے گذاری ہے اور نماز مغرب کی حضرت یعقوب علیہ السلام نے گذاری ہے اور نماز عشا کی حضرت یونس علیہ السلام نے گذاری ہے واجب پانچوقت کی نماز اور سنت نمازونکو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے گذاری ہے حق تعالی نے ان کی امت پر پانچوقت کی نماز فرض کی ہے تمام نیکی تمام ثواب طرح طرح کے فائدے انکو دئے ہین اسواسطے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی امت کی بزرگی زیادہ سب سے ہے جو کوئی کہ ایسی نماز کو جیسا کہ حق تعالی فرمایا ہے بجالاوے تو خدا کے حفظ و امان مین رہے حق تعالی اپنے فضل و کرم سے اوسکو پیغمبرون کے ساتھ جنت مین داخل کرے گا حدیث حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اور مین بھی تھا ایک گروہ یہود نے آکر کہا یا محمد تھوڑی باتین پوچھنے کے لئے ہم آئے ہین ان باتون کو سوائے پیغمبرون اور فرشتون کے کوئی اور نہین جانتا تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ وہ کیا باتین ہین شتابی کہو یہودی بولے حقتعالی نے پانچوقت کی نماز تمھاری امت پر فرض کی ہے سو اسکا بھید اور خوبی ہم پر ظاہر کرو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول آسمان مین ایک حلقہ ہے اس حلقہ سے آفتاب گذرتا ہے
اوسوقت تمام فرشتے خدایتعالی کی تسبیح شروع کرتے ہین پس وہ وقت فجر کا ہے اور
اوسوقت مین حق تعالی نے نماز کا حکم کیا کسواسطے کہ اوسوقت مین تمام آسمانون کے دروازے
کھلجاتے ہین اور ظہر کی نماز پڑھے تک بند نہین ہوتے اور ظہر کی نماز کے وقت مین
دعا قبول ہوتی ہے عصر کا وقت وہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان ملعون
نے فریب دیکر گیہون کھلائے حق تعالی نے مجھے اور میری امت پر اس وقت
نماز فرض کی ہے تا شیطان فریب نہ دیوے مغرب کا وقت وہ ہے کہ حق تعالی
نے آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبول کیا اوسوقت مجھپر اور میری امت پر نماز
فرض کیا تا گناہ عفو ہووین اور توبہ قبول ہو اور عشا کی نماز میرے آگے کے مرسلون کے
تئین فرمایا تھا اور جبوقت آفتاب طلوع ہوتا ہے کافر اوسکو سجدہ کرتے ہین پس حقتعالی
نے میرے تئین اور میری امت کے تئین کافرونکے سجدہ کرنیکے آگے نماز کا حکم فرمایا
جب یہودیون نے یہہ حدیث سنی کہا یا محمد تم سچ بولے اور تم نبی برحق ہو تب اشہد ان
لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ بولکر بجان و دل مسلمان ہوئے باب دوسرا
نماز نہ کرنے اور سستی کرنے کی سزا مین حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنے دوزخ ہے ان نمازیون
کے واسطے جو نماز اول وقت ادا کرنیکی آخر وقت پڑھتے ہین جبکہ اول نماز نہ پڑھنے والونکو
دوزخ نصیب ہو پس خیال کیا چاہیئے کہ نماز نہ پڑھنے والے اور تارک الصلوۃ کا کیا حال
ہوگا از روئے حدیث مَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ فَلَا دِيْنَ لَهٗ کے جو کہ نماز نہین پڑھتا ہے بے دین
ہے ابدالآباد جہنم مین جلینگے اور انکا چھٹکارا نہ ہوگا مگر یہہ کہ توبہ کرین حدیث جو کوئی
مرد ہو یا عورت ہو نماز کرنے مین سستی کرے یعنے دل کے شوق اور محبت سے اول
وقت کو نماز ادا نہ کرے اوسکے تئین حق تعالی پندرہ عذاب مین گرفتار کرنے گا

اوس پندرہ عذاب مین سے چھے دنیا مین ہین اوّل اوسکی عمر سے برکت جاتی رہے گی
اور دوسرے حق تعالی اوسکے منہہ سے صالحون کی نشانی اوٹھا دیگا تیسرا یہہ کہ نیکی کا عمل
جو کریگا اسکا ثواب اسکو نہ ملیگا چوتھا اوسکی دعا آسمان پر نہ جاویگی پانچوان رحمت کے
فرشتے اوس سے بیزار ہو وینگے چھٹا اسلام اوسکو نصیب نہ ہوگا یعنے اسلام کی خوبی اور
نعمتون سے بے نصیب ہوگا اور تین عذاب موت کے نزدیک ہین اوّل خوار اور
ذلیل ہوکر مریگا دوسرا مفلس بھوکا ہوکر مریگا تیسرا ایسا پیاسا ہوکر مریگا کہ اگر تمام
دنیا کا پانی پیویگا تو بھی اوسکی پیاس نہ بجھے گی اور تین عذاب قبر کے درمیان
ہونگے اوّل تنگی قبر کی ایسی تنگ ہوگی کہ پسلی بایکدگر ملجاوے گی دوسرا اوسکی قبر
قبر مین آتش روشن ہوگی راتدن اوس آتش مین جلتا رہیگا اور تیسرا قبر مین اوسکی اوپر
ایک اجگر سونپا جاویگا نام اوسکا شجاع اقرع ہے اوسکے آنکھہ آگ کی سی ہے اور اوسکے
ناخن لوہیکے ہین دراز ایسا کہ ایک روز کی راہ ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ایک گرز لوہے کا
ہے اسکی چمک بجلی سی میت کو کہیگا کہ مین شجاع اقرع ہون میرے تئین حق تعالی نے
تجھکو عذاب کرنیکا حکم دیا ہے تونے کیون نماز کو ضایع کیا پس میت کو اسطرح بولکر
گرز ماریگا فجر کی نماز کے واسطے ظہر تک ظہر کی نماز کے واسطے عصر تک عصر کی نماز کے
واسطے مغرب تک مغرب کی نماز کے لئے عشا تک عشا کی نماز کے لئے صبح تک ماریگا
اور جسوقت گرز ماریگا تو ستر گز زمین مین گھس جاویگا تب اپنے ناخن سے اسکو
نکالکر اور اوپر لاکر پھر اسی بموجب قیامت تک مارتا اور عذاب دیتا رہے گا حدیث
جسوقت قبر سے اٹھکر محشر کو جاتے وقت بے نماز کے واسطے تین عذاب ہین اوّل یہہ
کہ حق تعالی ایک فرشتہ کو مسلط کریگا وہ فرشتہ اوسکو اوندھا منہہ ڈالکر
دوزخ کی طرف کھینچیگا اور حق تعالی اوسپر غضب کی نگاہ سے دیکھیگا دوسرا یہہ کہ
خداوند تعالی اوسکا حساب سختی سے لیگا تیسرا حق تعالی کے روبرو سے اوسکو دیدار

نصیب نہوکر دوزخ مین جاویگا حدیث بے نماز کی قبر مین عذاب کے فرشتون سے
ایک فرشتہ آویگا اوسکے ہاتھ ستر گز کی زنجیر ہوگی اوس زنجیر سے اگر ایک کڑی بھی دنیا
مین گرے تو دنیا جل کر راکھ ہو جاوے گی پس ویسی زنجیر کو میت کے گلے مین ڈالکر
اوندھا منہ دوزخ کی طرف کھینچیگا اور بولے گا کہ یہہ سزا اسکے لایق ہی کسواسطے
کہ اسنے حق تعالی کے فرض کو ضایع کیا اور حق تعالی اسکی طرف غضب سے دیکھیگا
اور اسسے زیادہ سخت عذاب مین گرفتار ہیگا ای مومنو نظر کرو غفلت سے نکل کر نماز
پر قایم رہو کیونکہ نماز اسنے عذاب سے نجات بخشاتی ہی تارک الصلوۃ یعنے بے نماز
کا کلمہ اور امامت اور روزے اور خیرات کو حق تعالی قبول نہین کرتا حق تعالی اور تمام
پیغمبر اُسسے بیزار ہین حدیث جوکہ نماز صبح کو ترک کریگا اوس کے رزق سے برکت
جاتی رہے گی اور جسنے کہ نماز ظہر کی ترک کی اوسکی صورت سے نور ایمان کا نکلجائے گا
اور جسنے نماز عصر کی ترک کی اوسکے بدن سے قوت جاتی رہیگی جسنے نماز مغرب کی چھوڑی
وہ زندگی کی لذت سے محروم ہوگا جسنے نماز عشا کی نہ پڑھی حلاوت ایمان کی اسکو
حاصل نہوگی حدیث نماز صبح کو اگر کوئی ترک کرے ایمان اس سے دور ہوجائیگا
اگر نماز ظہر ترک کرے تمام پیغمبر اس سے بیزار ہونگے اگر نماز عصر کی کوئی ترک کرے
ملایک مقرب اُس سے بیزار ہونگے اور اگر مغرب کی نماز چھوڑا تو قرآن شریف اُسسے
بیزار ہوگا اگر عشا کی نماز نہ پڑھا حق سبحانہ و تعالی اُسسے بیزار ہوگا حدیث بے نماز کو
زکوٰۃ کا پیسا دینا جائز نہین اور اوسکو لینا بھی حلال نہین اور بے نماز کو اپنے گھر مین
جگہہ مت دو اور مجلس مین مت بٹھاؤ کیونکہ بے نماز پر آسمان سے لعنت اُترتی ہی حدیث
قیامت مین گنہگار و نکا منہ سیاہ ہوگا اور اون سب کے آگے بے نماز کا منہ کالا حدیث
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ میری امت مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ اُسپر
سکرات کا حال سخت تھا اس نے اپنے ماں باپ کو راضی رکھا تھا کبھو اُن کے دل کو

رنجیدہ نہ کیا تھا اس وقت وہ نیکی نے آکر اوسے سکرات کی سختی سے بچایا اور پھر میری
امت مین سے ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اوسکو بہت پریشان کرتے تھے وہ
شخص نماز کے واسطے اچھی طرح وضو کرتا تھا اوس وضو نے اوسوقت آکر عذاب قبر سے
چھوڑا لیا پھر ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب اوسپر بہت سخت تھا خدا کا ذکر اور تسبیح جو دنیا مین
کرتا تھا آکر اوسکو چھوڑا یا پھر میری امت مین سے ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے
اوسپر ہجوم کر رہے تھے نماز جو کہ وہ دنیا مین پڑھی تھی اوس نے آکر اوسکو چھوڑا یا
پھر میری امت مین سے ایک شخص کو دیکھا کہ تشنگی سے منہہ کھولا ہوا زبان باہر نکالکر
پانی کیواسطے حوض کوثر کے پاس آنے چاہتا ہی لیکن آ نہین سکتا تب رمضان کے
روزون نے آکر جو دنیا مین رکھے تھے اوسکو پانی پلایا پھر ایک شخص کو دیکھا کہ پیغمبرون
کی مجلس مین جانے چاہتا ہی لیکن جا نہین سکتا تب جنابت کے غسل نے آکر جو نماز کے
واسطے دنیا مین کیا تھا آکر اوسکو پیغمبرون کی مجلس مین بٹھایا پھر ایک شخص پر اندھیاری
اور سیاہی آکر لپٹ گئی تھی اوسوقت حج و عمرے نے جو دنیا مین کیا تھا آکر اندھیاری سے
اوسکو نکالا اور روشنائی مین لایا پھر ایک شخص کو دیکھا کہ مومنوا ور مسلمانون سے
شوق بات کرنیکا رکھتا ہی لیکن وہ مومنین اس سے بات نہین کرتے اوسوقت صلہ رحمی
نے آکر اوسکا ہاتھہ پکڑا اور تائید کی اور دست بوسی دلائی مان باپ کے خویش و اقارب
ساتھہ سلوک تواضع کرنے آپر مہر و کرم کرنے اور خوش خوئی و ملایمت سے بات کرنے کو
صلہ رحمی کہتے ہین پھر ایک شخص کو دیکھا کہ دوزخ کی حرارت سے بیقرار تھا دنیا مین جو
خیرات کرتا تھا اوسنے اوسکے سر پر ستر پردے ہوکر دوزخ کی آتش کو دور کیا حق سبحانہٗ
تعالیٰ نافرمانی کرنے والون کے حق مین فرماتا ہی مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ
صَدِيْدٍ کہ روز حشر اونکو جہنم ہی اور آتش دوزخ ہی جب آتش کی گرمی سے بیتاب
ہونگے تب انکو ریم اور بدبو پانی جو دوزخیون کے بدن سے نکلیگا پلاوینگے وہ پیوینگے

لیکن تلخی اور بدبو کے سبب سے اوسکو پینے اور نگلنے نہ سکینگے اسوقت اونکا ہر ہر عضو اور ہر مو نزع کی حالت مین رہیگا اور موت نہ آئے گی تا آسانی اُن کو حاصل نہ ہو کیونکہ روز قیامت مین اور بعد اوسکے موت کا وقت نہین ہی اُسے سخت تر عذاب انکو نظر آتا رہیگا ای مومنو خدا نے جو اپنے خاص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے نص و اخبار و آثار بھیجا ہی سو اوسکو دیکھ کر شیطان کی غفلت سے آپ کو بچاؤ اور اوسکے دام مین نہ آؤ خدا وند تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہی اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغَاوِیْنَ ۝ وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْھُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ لا یعنے جبکہ ابلیس لعین لعنتی ہوا اور اوسنے نافرمانی کیا تب قسم خدا کی کھائی کہ مین تمام بنی آدم کو اغوا کرونگا اور اُن کو دوزخ مین لیجاؤنگا اسوقت حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے خاص بندون کی راہ سیدھی ہی ٹیڑھی نہین اور اوسکی رعایت اور محافظت میرے پر ہی اور میرے بندگان خاص پر تیری قوت کچھ نہین چلیگی مگر اُن لوگون پر جو گمراہ ہین تو مسلط ہو سکیگا پس دوزخ ان کیواسطے تو جن پر مسلط ہوا ہو آمادہ و تیار ہے اس دوزخ کے سات دروازے ہین اور سات طبقے ہین ہر طبقے سے اونکو ایک قسم کا عذاب ہوگا سات طبقے جہنم کے ہونیکا یہ سبب ہی کہ ہر انسان کے بدن مین سات عضو ہین زبان آنکھ کان پیٹ ہاتھ پانوٗن قبل اور دبر ان اعضا سے گنہگار ہوتا ہی اگر ساتون اپنے اعضا سے گنہگار رہے تو ساتون طبقون کا عذاب پاتا ہی اگر کم ہو تو عذاب اسکو ملتا ہی **شعر** نفس امارہ تابع شیطان ؛ چاہتا نار ہووے تیرا مقر ؛ سات دروازونسے بدن کے بچھے ؛ لیکے جاتا ہی سوئے ہفت سقر ہی تیرے ہاتھ قفل آب کے رُوز ؛ ساتون دروازونکو تو محکم کر ؛ ای صاحبو ہوشیار ہو اور نیک صحبت پیدا کرو بدصحبت سے باز آؤ بدصحبت سے دین اور دنیا خراب ؏ت مین نقصان بدہی سے نام مشہور اور سکرات کا حال سخت قبر مین عذاب قیامت مین رسوائی

خدا و رسول سے دوری ہے اور جس سے دین اور دنیا نیک ہوتی ہے وہ دوست ہے
اور وہی خیر خواہ ویسے کو پیدا کرو اور گناہون سے باز آؤ حدیث عَجِّلُوا بِالصَّلوٰۃِ
قَبْلَ الْفَوْتِ وَعَجِّلُوا بِالتَّوْبَۃِ قَبْلَ الْمَوْتِ اس حدیث کا معنیٰ یہہ ہے کہ وقت جانے
کے آگے نماز کرلو کیونکہ گیا سو پھر وقت نہین آتا اور مرنے کے آگے توبہ کرلو کیونکہ تمھارے
مرنے کی کونسی ساعت ہے تمکو خبر نہین **نقل** بنی اسرائیل کی قوم مین ایک خوبصورت عورت
زناکار تھی ایک عابد اوسکو دیکھکر عاشق ہوا اور اس نے پہنا ہوا لباس بیچکر دس دینار
اوس عورت کو دیکر جب اس کی طرف ہاتھ لنبا کیا خدا کی رحمت اور اس کی عبادت کی
برکت سے یکایک اوسکے دلمین خوف پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ میرے فعل کو دیکھتا ہے
مین قیامت مین اسکو کیا جواب دونگا یہہ دلمین لاکر شرمندہ ہوا اور بے اختیار رو دیا
اور تمام اعضا اوسکے خوف الٰہی سے کانپنے لگے اور عیش اوسکو کڑوا ہوا تب عورت نے
اوسکو پوچھا کیا سبب تیرا احوال ایسا ہوا عابد نے جواب دیا کہ پروردگار کا ڈر مجھے پیدا ہوا
اور مین اوس فعل سے توبہ کرتا ہون مجھے چھوڑ دے تب اوس عورت نے اوس کا نام و نشان
پوچھکر اوسکو چھوڑ دیا اور دل مین خیال کیا کہ عابد ایک گناہ کا ارادہ کر کے خدا سے
ڈرا اور توبہ کیا مین اتنی مدت سے رات دن گناہ کے دریا مین غرق ہون جو اوس کا سو
میرا خدا برحق ہے یہہ بولکر اسی وقت گناہون سے توبہ کی اور خدا کی عبادت مین بیٹھی
اور چند مدت کے بعد اس ارادے سے کہ اسی عابد کے نکاح مین آکر دین کا علم سیکھنے
اپنے اسباب کے ساتھ اوسکے شہر کو گئی وہان کے لوگون نے عابد کو خبر دی کہ ایک
عورت خوش شکل تجھے ڈھونڈھتی آئی ہے عابد نے جب باہر نکل کر اوس عورت کو
دیکھا تب درمیان مین گذرا ہوا معاملہ یاد کر بڑے افسوس سے آہ کی اور اوسی
وقت اوسکی روح قبض ہو کر جنت نصیب ہوا وہ عورت اوس عابد کے بھائی کے
نکاح مین آکر سات بیٹے جنی وہ ساتون بیٹے پیغمبر ہوئے دوسری جگہہ حق تعالیٰ

قرآن مین فرماتا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا یعنے ای
ایمان لائے ہوئے لوگ ای امت محمدؐ گناہون سے توبہ کرو توبہ خالص کہ پھر گناہ کیطر
جانیکا قصد نہ ہووے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہی یَا اَیُّھَا
النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ای لوگو خدا کی طرف توبہ کرو کس
واسطے کہ مین خدا کی طرف توبہ کرتا ہون ہر روز سو دفعہ ای مسلمانو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم جو گناہ صغیرہ وکبیرہ سے پاک تھے ہر رات اور ہر روز سو دفعہ استغفا
اور توبہ کرتے تھے ہم شیطانی غفلت کے گرفتار ونکو لازم ہی کہ رات دن توبہ واستغفا
کو وظیفہ کرین اور توبہ کرنے مین ڈھیل نہ کرین حدیث مین آیا ہی جو لوگ گناہ کرتے
چلے جاتے ہین اور توبہ کرنے مین ڈھیل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم آخر توبہ کرینگے
آخر وہ لوگ اسی گناہون مین بے توبہ مرتے ہین اور دوزخ کے لقمے ہوتے ہین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَوَّلُ
مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یعنے جو
مؤمنین کہ خدا کی حمد کرتے ہین اور شکر وتسبیح مین مشغول رہتے ہین خوشی وناخوشی
اور سب حالت مین شوق دل سے یاد خدا کرتے ہین وہ لوگ قیامت کے روز سب سے
پہلے داخل جنت مین ہونگے اور یہہ مناجات ہمیشہ پڑھو یَا اَللّٰہُ ای خدا لاشریک
تیرا بندہ ہون یَا رَبُّ تیرا پالا ہوا ہون یَا رَزَّاقُ تیرا رزق کھاتا ہون یَا غَفُوْرُ
تو گناہونکو بخشنے والا ہی یَا غَفَّارُ گناہگار ہون میرے گناہونکو بخشدے یَا رَحْمٰنُ
تیرا رحم تیرے غضب سے زیادہ ہی یَا رَحِیْمُ مجھپر رحم کر کہ تقوی نہین رکھتا ہون
یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ عیب دار گناہگار ہون میرے عیبونکو چھپادے یَا غَالِبُ مین
ضعیف اور ناتوان ہون اور تو سب پر غالب ہی یَا عَادِلُ تیرے عدل سے کانپتا
ہون یَا قَھَّارُ تیرے قہر سے لرزتا ہون اور حیران ہون یَا غَنِیُّ تو بے پروا ہی اور مین بھکاری

ہون یا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ مین دعا مانگتا ہون اور میری دعا قبول کر یا تَوَّابُ تو توبہ
کو قبول کرتا ہی مین توبہ کرتا ہون یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ میرے پر کرم کر عاجزی
لایا ہون قبول اور گناہون کے دریا سے پار کر اپنے توبہ کرنیوالون مین محسوب کر قیامت مین
ذرہ ذرہ کا حساب تو لیگا اوس وقت مین کیا کرون اور میرا اعمال نامہ سیاہ ہی اور قبر مین
منکر و نکیر پوچھینگے تب مین کیا جواب دونگا اور میرا اعمالنامہ مجھے معلوم ہی اور جانکندنی
کی تلخی کو کیا علاج کرون خداوندا مین شرمندہ ہون اور بھکاری ہون تیرے پاس
بھیک مانگتا ہون تو مجھے جھڑ کا مت اگر جھڑکا ئیگا تو مین کہان جاؤنگا ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہی کہ امیر المومنین سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ صبح و شام پڑھنے کے واسطے مجھے کوئی چیز ارشاد فرماؤ
حضرت نے یہہ دعا پڑھنے کا حکم کیا اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلٰئِکَتِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ
شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ اے خداوندا اے داناے ظاہر و باطن اے پیدا کرنے ولے
آسمان اور زمین کے اے پالنے والے ہر چیز کے اور ملایک کے مین گواہی دیتا ہون کہ
کوئی معبود نہین ہی مگر تو پناہ مانگتا ہون تیرے سے بدی نفس کیواسطے اور شیطان
کی دشمنی سے اور شرک سے اے مسلمانو جبکہ مقربان بارگاہ الٰہی ایسے مناجات اور دعا مانگتے
ہووین پس ہم سا اور تم سہ جو گناہونکے دریا مین غرق ہین کیا لازم ہی خوب سمجھو اور عمل
مین لاؤ حق تعالی نے قرآن مین فرمایا ہی جسوقت کہ مومن خدا کی حمد کرتے ہین بہشت مین
جاوینگے حق تعالی کے جلال اور عظمت کا نور دیکھینگے اور اس کی صفت و تسبیح مین مشغول
ہونگے تب خدا کی طرف سے سلام اونکو پہنچیگا اور ملایک سب آکر انکو سلام کہینگے اور طرح
بطرح کی خوشخبری اونکو دیوینگے کہ مرتبہ شکر و تسبیح کا سب سے زیادہ ہی اور ایک جگہہ حقتعالے
نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اوہ یا :: لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ

قیامت کا روز جو سب لوگ کا حشر ہوگا وہ روز آئیگا اوسوقت کوئی بات کرنے کی طاقت
نہ رکھیگا مگر جسکو کہ خدا کا حکم ہوگا پس ان اہل موقف مین بدبخت ہونگے کہ جگہہ ان کی دوزخ
ہی اور تھوڑے نیکبخت ہونگے کہ جگہہ اونکی جنت ہی بزرگون نے کہا ہی کہ نیکبختی کی نشانیان
پانچ ہین نرمی دلکی تری آنکھہ کی نفرت دنیا کی اور کوتاہی امید کی اور شرم وحیا خدا وخلق
سے اور اوسکے برخلاف جو ہین سو بدبختی کی علامتین ہین یعنے سخت دلی او خشکی آنکھہ کی رغبت
دنیا کی طرف اور طول امل اور بے شرمی خدا وخلق سے ای برادران دینی روز قیامت سے
ڈرو اور اس سے غافل مت رہو امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی
حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا یعنے حساب دو دنیا مین اور نیک عمل کرو قیامت کے حساب کے
آگے کہ قیامت کا حساب سخت زیادہ ہی اَلْیَوْمَ عَمَلٌ بِلَا حِسَابٍ وَغَدًا حِسَابٌ بِلَا عَمَلٍ
آج کے روز عمل نیک کرو اور دلمین حساب کا ڈر رکھو فردائے قیامت مین حساب دینا
ہی نیک عمل وہان نہ کرسکوگے نقل ہی کہ ایک باپ نے اپنے بیٹے کو حکم کیا کہ بابا صبح
سے شام تک جو کہ کرتا ہی اور سنتا ہی اور جو حرکت کہ تیرے سے صادر ہوتی ہی بے
کم وزیاد شام تک مجھہ کو بول اوس لڑکے نے ایک روز بہزار محنت یاد رکھکر بہزار مشقت باپ کے
حکم کے موافق عمل مین لایا پھر باپ نے کہا بابا کل بھی ایسا ہی کر تب بیٹے نے عرض کی کہ ای
بابا جو اور جسقدر محنت ومشقت کا کام فرماؤگے بجان ودل بجالاؤنگا لیکن اس کام کو تو معاف
رکھو کہ یہہ مجھسے نہین ہوسکتا ہی تب باپ نے کہا کہ مین نے تیری نصیحت کے واسطے ایسا کہا تھا
تو ہوشیار رہ روز قیامت کے حساب سے غافل مت ہو کہ ایک روز کا حساب باپ سے
ندے سکا تمام عمر کا حساب خدا یتعالی کے آگے قیامت کے روز دینا ہی حدیث قیامت
کے روز ملایک شکر کرینگے کہ خدا یتعالی نے ہمکو آدمی کی خلقت مین نہین پیدا کیا مسلمان
شکر کرینگے کہ ہمکو خدا یتعالی نے یہودی نہ بنایا اور یہودی شکر کرینگے کہ ہمکو خدا نے
نصرانی نہ بنایا اور نصرانی شکر کرینگے کہ ہمکو خدا نے مجوسی نہین کیا اور مجوسی شکر

کرینگے کہ ہمکو خدا نے کافر نہین کیا اور کافر شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہ ہوئے اور حاسد
شکر کرینگے کہ ہم ہاتی سے حیوان نہوئے اور ہاتی شکر کرینگے کہ ہم اونٹ نہ ہوئے
اور اونٹ شکر کرینگے کہ ہم گھوڑے نہ ہوئے اور گھوڑے شکر کرینگے کہ ہم گدھے نہوئے
اور گدھے شکر کرینگے کہ ہم بکرے نہ ہوئے اور بکرے شکر کرینگے کہ ہم پرندے نہین ہوئے
اور پرندے شکر کرینگے کہ کتے نہین ہوئے اور کتے شکر کرینگے کہ ہم سوٗر نہین ہوئے
اور سوٗر شکر کرینگے کہ ہم تارک الصلوٰۃ نہین ہوئے تارک الصلوٰۃ سے بدتر کوئی
مخلوق دنیا مین نہین **شعر** شیطان ہزار مرتبہ بہتر ز بےنماز کو سجدہ پیشِ
آدم وا این پیش حق نہ کرد **شعر** سر نوشتِ واژگون را راست میساز د نماز
حرف معکوس نگین از سجدہ میگردد درست

فصل تیسری اخلاق حسن کے بیان مین

قرآن مجید مین آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ حق سبحانہ تعالیٰ تم کو راہ اعتدال پر چلنے اور نیکی کرنے اور محتاج خویشون کو دینے اور اونکے ساتھ سلوک کرنیکا حکم کرتا ہے اور زنا اور لواطت اور سب دوسرے بد کامون سے جو شریعت مین ممنوع ہین پھر نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ تمکو نصیحت کرتا ہے چاہیئے کہ تم یاد رکھو اور اوسپر عمل کرو حق سبحانہ تعالیٰ نے اس آیت شریف مین تین چیز کے کرنے اور تین چیز کے نہ کرنیکو حکم فرمایا ہے اُن کے کرنے اور نہ کرنے مین خوبی دنیا اور آخرت کی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ عدل سے یعنے راہ اعتدال پر جو راہ اعتدال شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ہے چلنے سے اور اسمین جو فرایض اور مسنونات ہین بجالانے سے نفع منتہی دین و دنیا کا [illegible] ہوتی ہے اور بندگان خدا پر احسان کا نکتہ اور ذی القربیٰ

کو دینے سے لوگ سب اُسے محبت رکھینگے اور موافق اور دوست ہونگے اور منع کی تین چیزین ہین یعنے واجبات کو ترک کرنے اور بدکاری کرنے مین فساد دین و دنیا کا حاصل ہوگا اور منکر سے سب دشمنی رکھینگے اور باغی اپنی مراد سے نا امید ہوگا نیک صفتون مین سے بڑی صفت وہ ہے کہ اپنے پیٹ اور شرم گاہ کو چیز حرام سے بچانا جیسا شراب پینا اور مردار وغیرہ چیزون سے جسکو خدا نے حرام کیا ہے اپنا پیٹ نہ بھرنا اور غیر عورت سے حذر کرنا بلکہ اس کے ساتھہ بدکاری کا قصد اور اوسپر نظر بھی نہ رکھنا نقل ہے کہ محمد ابن سیرین نام ایک جوان تھا بہت خوشخو اور خوبرو اور چال چلن بات چیت اوسکی نہایت درست کپڑون کی دوکان کرتا اوسکے نفع سے اپنی گذران کر عبادت مین مشغول رہتا تھا اتفاقاً ایک عورت صاحب جمال اوسپر عاشق ہوئی اور کسی حیلے سے اوسکو اپنے گھر لے گئی دروازے سب بند کر دئے اوسے وصال چاہا تب وہ جوان اوسکے ارادے کو سمجھا اور خوف خدا کا کرا اور عصمت کو کام فرما اوسکے پنجے سے نکلنے کی فکر کرنے لگا اوس عورت سے کہا کہ مجھے جا ضرور کو جانیکی حاجت ہے جگہہ بتلا کہ مین فارغ ہوؤن بعد ازان تیری بات مانونگا عورت نے جگہہ بتلائی اس نے جا کر تمام اپنے بدن کو نجاست سے بھر لیا اور باہر نکلا تب اس عورت نے اوسکے حال کو دیکھہ کر نفرت کی اور اوسکو دیوانہ سمجھہ کر اپنے ارادے سے باز آئی اور وہ جوان باہر آیا اور اپنے گھر جا کر بدنکو پاکیزہ کر اس ارادے سے باز آنے اور بچنے کا شکرانہ ادا کیا حق سبحانہ تعالی نے اوس جوان کو اسکی عفت اور عصمت کے بدلے بہت سی نعمت اور بزرگیون سے سرفراز کیا تھا نقل ہے کہ ایک بادشاہ تھا اُسنے عالمون نے ذکر کیا کہ جو کوئی عصمت سے رہیگا اوسکی اولاد بھی اسیطرح عصمت سے رہیگی اور جو کوئی بدکاری کریگا اوسکی اولاد کے آگے آویگا تب بادشاہ نے اس بات کے آزمانے کے واسطے ارادہ کیا ایک اوسکی بیٹی بہت خوبصورت تھی اوسکو اچھی طرح سے سنوار کر کپڑے و زیور سے آراستہ کیا اور ایک کنیزک کو اوسکے ساتھہ حکم کیا کہ بازار

اور کوچومین پھرین جوکہ فعل بدچاہین کرنے دین کنیزکنے شاہزادیکو سب جگہہ پھرائی
موافق حکم بادشاہ کے مگرجو بادشاہزادیکو دیکھتا تھا شرم وحیاسے منہہ پھیرلیتا لیکن
ایک جوان نے آکر بادشاہزادیکا بوسہ لیا اوسکے سواکسی دوسرے شخص نے بادشاہزادیسے
فعل بدکا قصد نہ کیا تب اوس کنیزک نے بادشاہزادی کو بادشاہ پاس لاکر تمام احوال
عرض کیا بادشاہ نے سنکر خداکا شکر ادا کیا اور بولا کہ تمام عمر مین میرسے ایک تقصیر
ہوئی تھی کہ مین نے ایک بیگانی عورت کا بوسہ لیا تھا اسواسطے اوسکا بدلا میری بیٹی
سے ہوا اور دوسرا کوئی فعل مجھسے نہ ہوا تھا پس میرے عمل کے موافق میری اولاد کے آگے
آیا فعل حسنہ مین سے دوسری صفت صدق ہے اوسکی معنی یہہ کہ دل وزبان کے موافق
ہووین اور جھوٹھہ نہ ہو عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے میری امت سچ بولنے کی عادت کرو اور سچ کہنا اپنے
پرلازم کرو کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ بتلاتا ہے یعنے خاصیت سچ بولنے کی وہ ہے کہ وہ مرد
نیکی کی توفیق پاتا ہے اور نیکی کی توفیق ہدایت کرتی ہے بہشت کی طرف جوکہ ہمیشہ
سچ بولتا ہے اور کوشش راست کہنے کی رکھتا ہے تو اوسکو خداتعالی صدیقون کا
ثواب دیتا ہے اور مقام اوسکو حاصل ہوتا ہے اے امت میری دور رہو جھوٹھہ بولنے
سے کہ جھوٹھہ بولنا فسق و فجور کی طرف ہدایت کرتا ہے اور فسق و فجور آتش دوزخ
کی طرف جوکہ ہمیشہ جھوٹھہ بولنے پر کوشش کرے تو خداتعالی کے پاس کذاب لکھا جاتا ہے
اور طرح بطرح کا عذاب دیکھتا ہے اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ یعنے راست
بولنا عذابون سے دنیا و آخرت کے نجات بخشتا ہے اور جھوٹھہ بولنا دونون جگہہ ہلاکت
و عذاب مین ڈالتا ہے اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکِذْبَ فُجُوْرٌ
وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ یعنے راست کہنا بڑی نیکی ہے اور نیکی جنت مین لیجاتی
ہے اور جھوٹھہ بولنا بڑا گناہ ہے اور گناہ دوزخ مین ڈالتا ہے نقل شیخ جنید بغدادی

رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے تھے ایک شخص دوڑتا ہوا گھبرا
آکر کہا کہ یا شیخ مجھے امان دو اور بچالو شیخ نے فرمایا کہ حجرے مین جاؤ اندر گیا اوسکے
پیچھے ایک شخص ننگی تلوار ہاتھ مین لئے ہوئے آپہنچا شیخ سے پوچھا کہ یہان کوئی آیا ہی
شیخ نے جواب دیا کہ حجرے مین گیا ہی تب اس شخص نے خیال کیا شیخ مجھے حجرہ دیکھنے مین ر
لگا کر اس شخص کو میرے ہاتھ سے بچانے چاہتے ہین یہہ سمجھکر اوسکی تلاش مین چلا گیا
جب شیخ اندر آئے اوس شخص نے جو چاہتا تھا پوچھا ای شیخ اس ظالم کو کیا واسطے کہا
کہ مین حجرے مین ہون اگر وہ اندر آتا تو مجھے مار ڈالتا شیخ نے فرمایا کہ راست بولنے
کی برکت سے خدا نے اوسکے دل کو پھیر دیا اور تو نے اوسکے ہاتھ سے نجات پائی تیسری
سخاوت ہی اسکا معنی یہہ کہ محتاجون کو مال بخشے اور دوسرے کی حاجت روائی کو اپنی
حاجت پر مقدم رکھے حدیث مَنْ قَضَی حَاجَۃً لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ قَضَی اللّٰہُ حَاجَتَہٗ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے جو شخص کہ مسلمان کی حاجت کو برلاویگا اور اوسکی مدد
کریگا حق سبحانہ تعالی اوسکی تمام حاجتون کو دین اور دنیا مین برلاویگا حدیث مین
آیا ہی کہ حق تعالی مرتبہ ولی کا نہین بخشتا مگر سخی و نیک خو کو حدیث قَلْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ
خَیْرٌ مِنْ عَرْشِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنے مومن کا دل عرش الہی سے بھی زیادہ بہتر ہی کہ اسمین
ذکر الہی و محبت خدا کے انوار بھرے ہین حدیث جو شخص کہ مومن کے دل کو خوش
کریگا حق سبحانہ تعالی ایک فرشتے کو اوسکے واسطے خلقت کریگا پرندے کی صورت
پر جسکے ہزار بدن ہونگے ہر بدن پر ہزار سر ہونگے ہزار سر پر ہزار منہہ ہر منہہ مین
ہزار زبان رہینگے ہر زبان سے ہزار ہزار طرح کی تسبیح روز قیامت تک اوس کی
مغفرت کیواسطے کرتا رہیگا نقل ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
چند کفار واجب القتل کو پکڑ لائے حضرت نے اون سبھونکو قتل کرنے کا حکم فرمایا لیکن ان
مین سے ایک کی جان بخشی کی اور چھوڑ وا دیا تب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سب جماعت واجب القتل ہی انمین
سے ایک کو چھوڑنے کا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ ابھی جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوکر بولے کہ یہہ شخص سخاوت کی صفت سے موصوف ہی اوسکو چھوڑ دو اسواسطے مین نے
اوسکا خون بخشا ہی سخاوت کا مرتبہ عالم پر مشہور و معروف ہی سخاوت کے سبب سے
جو موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو بڑا جادوگر تھا اور بدکار تھا نہین مارا اور چھوڑ دیا
اور حاتم طی وغیرہ اگرچہ کافر تھے سخاوت کے سبب سے روایت مین آیا ہی کہ دوزخ
سے محفوظ ہین راہ خدا مین دینا اور اس سبب سے اپنے پر تصدیع رضا و رغبت سے
اُٹھانا اور دوسرے کی مدد کرنا بہت فایدے رکھتا ہی چوتھی صفت قناعت کی ہی
وہ یہہ کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے تھوڑا دیا ہی تو بھی اس سے راضی رہنا اور اوسکو بہت
جان کر خوش ہونا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلْقَنَاعَۃُ کَنْزٌ لَا یَفْنیٰ
قناعت بڑا خزینہ ہی کہ کم نہین ہوتا جو دوست خدا کا ہی صفت قناعت سے موصوف
رہتا ہی پانچوین صفت شجاعت ہی وہ یہہ کہ بسبب عقل و دانائی کے اوس چیز سے
جس سے آپ کو یا خلق کو دینی یا دنیاوی خلل پہنچے تدبیر سے دور کرے یہہ بھی انبیاؑ
و اولیا و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہی احادیث و روایات شجاعت
کے باب مین بہت مشہور ہین حاجت بیان کی نہین ہی چھٹی صفت صبر وہ یہہ کہ سختی کے
وقت دل مین قرار رہوے اور شاکر رہین ساتوین صفت حلم یعنے غصے کی آتش کو بجھانا
اور بیجا کبھی برہم نہ ہونا آٹھوین صفت کرم ہی یعنے ہر ایک شخص کے ساتھہ نیکی کرنا اور
اسپر احسان کرنا نوین صفت عفو ہی یعنے سزا کے لایق ہی سو شخص کے گناہ کو بخشدینا
حق تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ کہ غصے کو سہتے اور بخشدیتے ہین اور اسکا بدلا انسانون سے نہ کرکے
انپر احسان کرتے ہین یا وہ لوگ احسان کرنیوالے ہین حق تعالیٰ احسان کرنیوالونکو بہت دوست

رکھتا ہی **شعر** ای برادر بد کے تئین بد لا بدی سے سہل ہے ٭ شرط مردی یہہ کہ کر احسان ٭
اس بدکار پر ٭ دسوین صفت ستر ہی یعنے عیب کو کسی کے ظاہر نہ کرنا یعقوب پیغمبر علیہ
السلام نے اپنے فرزندون سے کہا کہ ای فرزندو میری عادت کو تم سب اختیار کرو
انھون نے پوچھا وہ کیا ہی فرمایا کہ نیک عمل کو ہر کسی کے ظاہر کرو اور بد عمل کو چھپاؤ
گیارہوین صفت وفاداری ہی یعنے شرط وا قرار پر قایم رہنا اور کبھو خلاف وعدہ
نہ کرنا نقل ہی کہ ایک صحابی کسی کافر کے ساتھہ جہاد کرنے مین مشغول تھے اتنے مین وقت
نماز کا آیا اوس کافر سے بولے کہ مجھے فرصت نماز کرنے کی دے اوسنے قبول کیا اور
فرصت دی جب نماز سے فارغ ہوئے اوس کافر نے کہا کہ مجھے بھی نماز کرنیکی فرصت دیجئے پھر
وہ اقرار لیکر اپنی عبادت مین مشغول ہوا جب اوس بزرگ نے دیکھا کہ وہ آفتاب کو
سجدہ کرتا ہی بغض دین سے چاہا کہ اوسکو قتل کرے تب اونکے دلمین قرآن مجید کی
آیت کا الہام ہوا اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا یعنے عہد اور وعدے کو
وفا کرو کہ قیامت کے روز اسکی پرسش ہوگی تب اوسکے مارنے سے ہاتھہ کھینچا جب
وہ کافر فارغ ہوا پوچھا تم نے کیا ارادہ کیا تھا بولے کہ تجھکو مارنا چاہا تھا پوچھا پھر کیون
نہین مارا بولے کہ وفائے عہد کی آیت کا مجھے الہام ہوا اسواسطے مارنے سے ہاتھہ
کھینچ لیا تب اوس کافر نے کہا کہ تمھارے ایسے پاک دین کو قبول کرنے کا مجھے بھی
الہام ہوا مین کلمہ پڑھتا ہون یہہ بول کر اوسی وقت مسلمان ہوا اور شرف اسلام
کا حاصل کیا بارہوین صفت رحم ہی وہ یہہ کہ کسی کو عذاب مین دیکھے تو رحم کرنا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو کہ انسان پر رحم نہین کریگا خدائے
تعالی اوسپر رحم نہین کریگا روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچےکو
دیکھا کہ قرابہ پانی کا لیجاتا ہی اور روتا ہی حضرت نے پوچھا ای بچے کیون روتا ہی وہ
بولا کہ قرابہ بھاری ہی اوٹھا نہین سکتا ہون تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اوسکے

سرسے قرابہ اوٹھالیا اور اوسکے ساتھ ہوئے جب اوسکے گھر کو پہنچے ایک یہودی جو اوس
بچے کا باپ تھا گھر کے باہر آیا اور اوس بچے سے احوال پوچھا بچے نے کہا اس قرابے کو مین
اوٹھا نہین سکتا تھا تب اوس مرد نے میرے سر سے اوٹھا لیا اور یہان تک پہنچایا یہودی
بولا شفقت پیغمبرون کا کام ہے اوسیوقت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا تیرھوین صفت تواضع
کی یہہ ہے یعنے ہر ایک کی تعظیم کرنا ایسا کہ وہ خوش ہووے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کہ تواضع نیکون کا عمل ہے چودھوین صفت ریاضت ہے یعنے عبادات
کے ادا کرنے کے لئے آپ پر تکلیف اوٹھانا اور اوسکو تصدیع نہ سمجھکر بہت شوق اور
محبت سے اوسکو بجالانا ای مؤمنین یہہ اخلاق حسنہ جو مذکور ہوئے سب کام انبیا و اولیا
اللہ کے ہین اور اونکا رات دن کا شغل ہے چاہیئے کہ تم بھی اوسکو اختیار کرو اور اپنا عمل
اوسپر رکھو اور رات دن تلاوت قرآن مجید کی کیا کرو کہ اوسکا ثواب حد سے زیادہ ہے
حدیث مومن جو کھڑا رہکر تلاوت قرآن مجید کی کرتا ہے اوسکے ہر حرف پڑھنے پر
سو سو ثواب اسکو ملتے ہین اور جب بیٹھکر پڑھتا ہے تو ایک حرف پر پچاس ثواب
اوسکو ملتے ہین اور اوسکا مستحق ہوتا ہے اور نماز کے سوائے دوسرے وقت جب
پڑھتا ہے تو ہر حرف پر دس ثواب حاصل ہین عزیزو ہمیشہ قرآن شریف پڑھا کرو کہ اوسکا ثواب عظیم
ہے قرآن نور ہدایت کا ہے اور اوسمین شفا و رحمت ہے خدا کی طرف سے اور اوسمین خزانے غیب
کے ہین کہ خدا و رسول خدا ۱۲ اوسپر اطلاع رکھتے ہین اور اس کے ایک ایک حرف مین تاثیرات
حد سے زیادہ ہین شیطان کو اپنے سے دور کرنے کیلئے قرآن مجید سے زیادہ کوئی چیز نہین ہے
جو کہ عادت ہمیشہ پڑھنے کی رکھتا ہووے وہ شخص شیطان کی بدی اور مکر سے محفوظ ہے ہر ہر
سورے مین فایدے مخصوص ہین رات کو سونیکے وقت اور صبح کو بعد نماز کے اور عصر کو تھوڑا ہو یا بہت
قرآن پڑھو اور اوسکے فایدے دیکھو امیرالمومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا ۱۰

وَيُضِيعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ یعنے خدا یتعالی ان لوگون کو جو ایمان قرآن پر لاکر قرآن تکو درستی سے
پڑھتے ہین اور اسکی معانی کو غور سے فہم مین لاکر اوسپر عمل کرتے ہین بلند مرتبہ کریگا اور نہین
پڑھنے والون کو پست مرتبہ رکھیگا امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ وَعَلَّمَهٗ یعنے میری امت
مین بہترین شخص وہ ہے جو کہ قرآن کو سیکھے اور پڑھے اور سکھاوے اور ننانوے ۹۹ نام پاک
خدا یتعالی کے یاد رکھکر پڑھنا بہت فایدہ رکھتا ہے اے مومنو قرآن پڑھو اور قرآن
کی معانی مین غور کرو کہ اوسمین دین و دنیا تمہاری کامل اور اچھی ہوگی شریعت کی راہ
مین تمکو استواری کامل ہوگی عوام الناس کے قول پر جو کہتے ہین کہ شرع ظاہر پرست
ہے فقط ظاہرداری مت کرو شہادتین اور قراءت کی معانی اور ہر ہر لفظ کی معنی کو
سیکھکر یاد رکھکر سب ارکان مین نماز کی معنی کا ارادہ کرو اور دلمین لاؤ اگر شرع ظاہر
پرست ہوتی جیسا کہ بت پرستونکے پاس ہے اور ظاہر مین ایک بت کو رکھکر سجدہ
کرتے ہین تو غور و فکر و فہم تامل توحید و نبوت و آیات قرآنی مین ضرور نہوتا مگر مفتیون نے
جو کہ علم باطنی سے خبر نہین رکھتے ہین گواہون کے ظاہری اظہار پر فتوی دے سکتے
ہین اور ایسے ایک مقدمے پر قیاس کرکے کہتے ہین کہ شرع ظاہر پرست ہے یعنے فتوی
ظاہر پر ہے اوسپر قیاس کرکے اپنے اعمال کو ظاہری مت کرو اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کا معنی یہہ ہے
کہ نیت عین عمل ہے یعنے نیت کرنا خواہ نیک خواہ بد ہی عمل ہے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے حقتعالے
کی نظر دل پر ہے ظاہر پر نہین ہے دل کو متوجہ مقصود حقیقی کی طرف رکھو اور نیت کو خالص
کرو بعضے گمراہ کہتے ہین کہ ہم تکلیف دور ہونے اور فراغت دنیوی حاصل کرنیکے واسطے
نماز پڑھتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اولاد کے لئے مین نے نماز شروع کی ہے اور بعضے
دل مین یہہ ارادہ لاتے ہین کہ عزت حاصل کرنے اور بڑے لوگون سے دوستی اور ان
کے دلونمین جگہہ پیدا کرنے کے لئے نماز اچھی چیز ہے اور بھی ایسے بدنیتون کو دل سے

نکالو خالصًا مخلصًا للہ و اطاعت حکم خدا و رسول پر کمر باندھکر عبادت کرو **شعر**
اہل دنیا پوچھتے ہین سیم و زر قبلہ شہ تخت اور تاج و کمر سنگ و گل ظاہر پرستونکا امام

جان و دل معنی شناسونکا مقام
فعل شیطان قبلہ گاہِ فاسقین
اور حکیمان پوچھتے عقل و ہنر
ہی جو عارف اوسکا بیڑا پار ہی
پھیر روئے دل بہ نورِ باطنی
حق کو اُسمین دے جگہہ اور پا مراد

منبر و محراب پکڑین زاہدین
قبلۂ تن پروران ہی خواب و خور
عاشقون کا قبلہ قرب یار ہی
گر تو مسجد قبلہ گاہِ ظاہری
ہی تیرے سینے مین یکدل نہین زیاد
اور نماز پڑھنے پر فخر مت کرو اور دل

مین مت لاؤ کہ مین نماز گذار ہون فرض و سنت کو ادا کیا ہی کیونکہ غرور باطنی
اور خود پسندی ہی ان دونون کام سے خداے تعالی بہت ناخوش ہی اور خداے تعالے
کی درگاہ مین عجز و انکسار اور اپنے کو ناچیز سمجھنا بہت پسند ہی نقل ہاروت و
ماروت دو فرشتے تھے آدمیون پر تعجب کرنے کہ یہہ کسطرح گناہ گار ہوتے اور گناہ
پر رغبت کرتے ہین تب حق تعالی کا خطاب اونکو ہوا کہ انسان ہوا اور نفس رکھتے ہین
اگر تمکو بھی ہو تو ان سے بھی بدتر عمل تم کروگے اونھون نے کہا ہم نہین کرینگے تب حقتعالی نے
اونکو آدمی کی خلقت بنا کر نفس و ہوا دی حکومت کے ساتھہ دنیا مین بھیجا جب دنیا مین آئے
ایک عورت زہرہ نام پر عاشق ہوئے اوسکے عشق مین شراب پی اور خون ناحق بھی
کیا اور بت کو سجدہ کیا تب اُن کو آسمان پر جانے سے حق تعالی نے باز رکھا اور اوسکی
سزا مین چاہ بابل مین الٹا لٹکا دیا کہ وہ قیامت تک یونہین ہین اسلیئے غرور اور
دوسرے بدیون کو دل سے نکالو اور دل کو پاک کرو دل کو پاک کرنے کے طریقے بزرگون
سے جو کاملین ہین سیکھو اور ورد و وظایف جو اکثر سید اکرم غوث الاعظم قدس اللہ سرہ
سے روایت کیئے ہوئے ہین انکو عمل مین لاؤ **چوتھی فصل اخلاق ذمیمہ کے حال مین**

اخلاق ذمیمہ بد خصلتون اور بد کامون کو کہتے ہین اور اُن مین سے جو بہت بد ہین اور قرآن مجید اور احادیث شریف سے سزا اور عذاب دنیا و آخرت مین جن کے واسطے مقرر ہی ان کو کبائر بولتے ہین ان مین بھی بعضے سخت تر اور بد تر ہین اکبر کبائر ان مین سے شرک ہی نعوذ باللہ منہا شرک کا معنی یہہ کہ خدا تعالیٰ کو واحد نجانے اور خدا دو تین یا زیادہ ہین کرکے اعتقاد رکھے خواہ اعتقاد دل مین رکھے یا زبان سے کہے یا اوسکے صفات ثبوتی و سلبی مین شک لاوے یا منکر کوئی صفت کا ہووے یا اوسکی کوئی صفت خاص مین دوسرے کو شریک کرے جیسا کہ کہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات قدیم ہی ویسا ہی دنیا بھی قدیم ہی اوسکو ابتدا و انتہا نہین ہی یا کوئی مخلوق کو خالق جان کر سجدہ کرے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے مین شک لاوے خواہ دلمین خواہ زبان سے کہے یا اونکے دین متین مین کوئی عیب قرار دیوے یا قرآن مجید کو یا کوئی آیت کو اوسکے یا اور آسمانی کتب توریت و انجیل و زبور مین شک لاوے اور کہے کہ یہہ خدا کی طرف سے نہین یا عبادات کو جو فرض ہین ترک کرین یا نماز کو بے وضو درست جانے یا نکاح و خرید و فروخت وغیرہ جو کہ شرع شریف مین حلال ہی اوسکو حرام سمجھے یا اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کے حق مین اور ازواجِ طاہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کچھ ہتک کی بات کہے یا حنفی شافعی مالکی حنبلی ان چارون یا اون چارون مین سے کوئی امام کو گمراہ جانے یا کعبہ و مسجد الحرام و صفات حج کو باطل سمجھے یا صلوٰۃ و صوم و حج و زکوٰۃ و جہاد اور دوسرے فرایض دین کو ناچیز و حقیر جانے اور بھی ایسے ہی اعتقاد شرک کے ساتھہ کم زیاد ملحق ہین ریا کرنا خصوصاً فرض عبادات مین شرک اصغر ہی یعنے عبادت کرنا کسی بڑے آدمی کے سامنے اس نیت سے کہ وہ مہربان ہووے اور فقط قصد و نیت سے عبادت کرنے کو ریا بولتے ہین عبادت مخصوص ہی معبود واحد لاشریک کے واسطے اور سوائے اسکے کوئی معبود دوسرا نہین ہی

اور اوس کی رحمت و قربت کے لئے خواہش رکھتا ہے جب کہ کسی مخلوق کے بتلانے اوسکی نزدیکی و محبت حاصل کرنے کے واسطے نماز یا کوئی عبادت شرعی کریگا تو گویا خالق کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا پس شرک ہوا اس واسطے ریا شرک ہے اور شرک اکبر کبائر ہے حق سبحانہ جل شانہ قرآن مجید مین کبائر سے پرہیز کرنے کے باب مین فرماتا ہے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيْمًا یعنے اگر کبیرہ گناہون سے تم پرہیز کروگے اور اون بڑی بڑی معصیتون سے جنکو ہم نے منع کیا ہے باز آوگے تو ہم تمھارے گناہونکو عفو کرینگے جو تم سے ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز کے وقت تک اور ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک صادر ہووے اور اوسکے ثواب مین تم کو بہشت مین داخل کرینگے کبیرہ گناہون سے دوسرا خون ناحق ہے یعنے کسی شخص خصوصاً مسلمان کو کسیطرح سے مارے یا کسی غیر کو مارنے کا اشارہ کرے اور مارنے پر دلالت دیوے حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ یعنے جو کہ مومن کو جان بوجھ کر بے سبب ماریگا اوس کی جزا مین جہنم مین رہیگا کہ ہرگز اوسکو نجات نہین ہے مَنْ آذٰى مُؤْمِنًا بِغَيْرِ حَقٍّ فَكَاَنَّمَا هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَالْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَقَتَلَ اَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ یعنے جسنے کہ کسی مومن کو ناحق اذیت پہنچائی گویا کہ کعبہ شریف کو توڑا اور مدینہ منورہ و بیت المعمور کو خراب کیا اور ہزار فرشتگان مقرب کو قتل کیا اے مسلمانو مرد و عورت جبکہ مومن کو ایذا دینا اتنا گناہ ہو سمجھو کہ اوسکو قتل کرنے کا کتنا گناہ ہوگا تیسرا زنا ہے قرآن مجید مین آیا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا یعنے زنا کے نزدیک مت ہو اور اوسکے گرد مت پھرو تحقیق کہ زنا عمل بد ہے اور بدراہ ہے حدیث زنا سے ڈرو اور پرہیز کرو کسواسطے کہ اوسمین چھے خصلت ہین اول رزق کم ہوتا ہے اور برکت

جاتی ہے دوسرا مرتے وقت خدا یتعالی کے اور اوسکے درمیان پردہ آتا ہے تیسرا مرتے وقت دوزخ کو اپنی آنکھ سے دیکھیگا چوتھا حق تعالی اس کی طرف نظر غضب سے دیکھیگا پانچوان آتشی زنجیر سے دوزخ کی طرف اوسکو لیجاوینگے چھٹوان اس کا حساب سخت ہوویگا حدیث مین آیا ہے کہ دوزخی زنا کرنیوالون کی شرمگاہ کی بدبو سے بیزار ہوکر روینگے حدیث بیگانی عورت پر نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے دونون پاونکا زنا زنا کرنے کو جانا ہے دونون ہاتھہ کا زنا زنا کرنے کے واسطے پکڑنا ہے دونون آنکھہ کا زنا دیکھنا ہے زنا کرنے والون کے منہہ سے زینت وزیب اور نور اسلام کا نکل جاتا ہے اور اوسکو افلاسی اور فقیری آتی ہے ایکدفعہ کا زنا کرنا ستر برسکی نیکی کو ناچیز کرتا ہے شرک اور کفر کے بعد از بڑا گناہ یہہ کہ اپنے نطفے کو حلال نہین سو عورتون مین رکھنا وہ عورت مسلمان ہو یا کافر بی ہو یا لونڈی سی زنا نیکی کو کھاجاتا ہے جیسا کہ سوکھی لکڑی کو آتش کھاجاتی ہے حدیث جو کوئی بیگانی عورت کا ہاتھہ پکڑیگا قیامت کے روز آتش کے طوق وزنجیر ہاتھون مین گردن مین پہنے ہوئے اٹھیگا اگر اوسکو بوسہ دیگا تو فرشتے آتشی مقراض سے اوسکے دونون ہونٹھہ کترینگے اسوقت ہاتھہ کہیگا یا اللہ مین حرام کی طرف لنبا ہوا تھا آنکھہ کہیگی یا اللہ مین نے حرام کی طرف دیکھا تھا پانون کہیگا خداوندا مین حرام کی طرف چلا تھا شرمگاہ کہیگی مین حرام کی ہتی سیدہے طرف کا فرشتہ کہیگا کہ مین نے سنا ہے بائین طرف کا فرشتہ کہیگا مین نے دیکھا ہے اور لکھا ہے زمین کہیگی مین نے اٹھایا ہے تب حق تعالی کہیگا قسم ہے میری عزت وجلال کی مین نے اطلاع اور خبر رکھی ہے اور ڈھانپا ہے ای فرشتگان عذاب اوسکو پکڑو اور عذاب مین ڈالو میری غضب کی آتش کو سلگاؤ ای مردو ای عورتو زنا سے دور رہو کسواسطے کہ زانی وزانیہ کے اوپر خدا کی رحمت نازل نہین ہوتی آخرت مین سخت حساب و عذاب ہے سمجھو کہ زانیہ کا حد سو درے ہین اگر نکاح نہین کئے

ہُوویں اگر نکاح شادی کئے سو مرد یا عورت زنا کریں تو موئے تک سنگساری
کرنا اگر باندی غلام زنا کریں تو پچاس دُرّے مارنا ہمسائے کی عورت سے زنا
کرنیکا بہت سخت عذاب ہے خصم موا سو بیوہ عورت سے زنا کرنے مین اُس سے بھی
زیادہ سخت عذاب ہے سب زنا مین محرم عورتون سے زنا کرنا بہت بُرا زنا ہے
یعنے مان بہن خالا پھوپی بھانجی اوس کی بیٹی بھتیجی اوسکی بیٹی دادی نانی ساس
بہو بیٹی رمان سوتیلی بہن اور اسیطرح دودہ پینے سے بھی کتنے رشتے سے سب حرام
ہین لواطت بھی داخل زنا بلکہ بدتر از زنا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ
عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ یعنے تحقیق کہ مین بہت ڈرتا ہون کہ مبادا میری امت مین قوم لوط کا
کام پیدا ہو کہ وُہ بدترین گناہ ہے اور اُسکا عذاب قیامت کے رُوز سخت تر ہے
جو کوئی لوط پیغمبر کی قوم عمل کرے گا فاعل و مفعول یعنے کرنیوالے اور کرانیوالے کو
قتل کرو لوطی کا حد یہہ ہے کہ بڑی بلندی پر سے دو لون کو گرادینا یا موئے تک
سنگساری کرنا کیا واسطے کہ حق تعالی نے لوط پیغمبر کی قوم کو ہلاک کیا اسکا قصہ یون
ہی کہ لوط پیغمبر علیہ السلام کی قوم نے خدا و رسول کی فرمانبرداری چھوڑ کر شطرنج بازی
کبوتر بازی کتے لڑانا مرغ لڑانا تیرانداز وہین کم تو لنا راہ مین بیٹھ کر لوگون کی
مسخری کرنا چڑانا مجلس مین گانا بجانا یہ سب بد کام اختیار کئے تھے اور عورتونکو
چھوڑ کر مردون کے ساتھ مشغول تھے ایک رُوز لوط علیہ السلام شہر کے باہر زراعت
کا کام کرتے تھے اسوقت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام نوجوان بے ریشے
کی صورت بنکر اُن کے نزدیک آئے پیغمبر اُن کو دیکھ کر جہان مین سمجھ کر بہت غمگین ہوئے
دل مین کہا کہ آج یہہ خوبصورت لڑکے میرے پر قیامت کا روز لائے ہین حق تعالی
نے جبرئیل کو حکم کیا تھا کہ لوط پیغمبر چار دفعہ اپنی قوم کی بدی پر گواہی نہین دے تک

اس قوم کو ہلاک مت کرو تب فرشتون نے پیغمبرؑ کو گھبرا بر دیکھہ کر کہا اے لوطؑ
تمھاری قوم کا کیا فعل ہے کہو انھون نے کہا کہ میری قوم عالم مین بہت بد ہے اس بات
پر مین گواہی دیتا ہون اسوقت جبرئیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام کو اشارہ کیا ایک
دفعہ لوطؑ نے اپنی امت کی بدی پر گواہی دی ہے پس لوط پیغمبرؑ افسوس کرتے مہمانونکو
لیکر گھر کو چلے جب شہر کے دروازے پر پہنچے پھر بھی قوم کی بدی پر گواہی دی لوط پیغمبرؑ
کی اہلیہ نے خوبصورت مہمانون کو دیکھکر قوم کے لوگون کو خبر دی ان بدبختون نے جلد آکر
مہمانون کو مانگا کسواسطے کہ وے اپنی عورت کو چھوڑکر لواطت کا کام کرتے تھے لوط پیغمبرؑ
دروازہ بندکر کر کوٹھی مین بیٹھہ کر کہنے لگے اے قوم میرے مہمانون کا خیال مت کرو اپنی
بیٹیان تمکو نکاح کر دیتا ہون خدا سے ڈرو مجھے فضیحت اور رسوا مت کرو قوم نے کہا اے
لوطؑ پیغمبر تم خوب جانتے ہو کہ ہمکو تمھاری لڑکیون کی کچھہ خواہش نہین ہے اور ہماری خواہش
جو ہے سو تم جانتے ہو لوط پیغمبر علیہ السلام نے کہا اگر مجھے قوت ہوتی اور میرے قبائل کے
لوگ ہوتے تو مہمانون کی مدد کرکے تمکو مار کر نکالدیتا لوط علیہ السلام کے دروازہ بند کر لیے
اوس بدبخت قوم نے دیوار پہ چڑھکر اندر آنے چاہا اوسوقت لوط علیہ السلام گھبرا ہوے
تب ملایک بولے اے لوط پیغمبرؑ ہم فرشتے ہین خدا تعالیٰ کے حکم سے اس قوم کو ہلاک
کرنے آئے ہین تم ڈرو مت قوم سے ذرا بھی رنج و الم تم کو اور ہم کو نہین پہنچیگا
تم نکلو اور ہم کو اونکے سامنے کرو بعد و جبرئیل علیہ السلام نے اوس قوم کے منہہ
کے اوپر اپنے پر کو ملا وہ سب اندھے ہوکر پیغمبرؑ کے گھر سے باہر نکل گئے اور اپنے
لوگون کو خبر دی کہ لوط پیغمبرؑ کے مہمان بڑے جادوگر ہین تم سب ڈرو بعد جبرئیل
علیہ السلام نے کہا اے لوط پیغمبرؑ اپنے گھر کے تمام لوگون کو ساتھہ لیکر تھوڑی رات باقی
رہے شہر کے باہر کسی جا چلے جاؤ تمھاری جورو کافرہ ہے اوسکو مت لیجاؤ وہ کافرون کے
ساتھہ ہلاک ہوگی غرض پیغمبرؑ شہر کے باہر گئے جبرئیلؑ نے اس تمام شہر کو زمین سمیت

اوٹھا کر اوندھا کر دیا وے سب کے سب داخل النار ہوگئے اور لواطت کی بدکاری کے سبب عذاب آخرت مین گرفتار رہے چوتھا شراب پینا کہ جام الخبائث ہی یعنے دوسرے بہت گناہ شراب کے پینے سے وقوع مین آتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا کہ مسلمانو شراب سے پرہیز کرو کہ خدا و رسول نے اوسکو منع کیا ہی اور وہ پانچ چیز سے ہوتی ہی انگور سے خرمے سے گیہون اور جو اور شہد سے اور پھر فرمایا جو چیز کہ عقل کو زایل کرتی ہی وہ شراب ہی منحصر اُن پانچ چیز پر نہین ہی اور بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ مُدْمِنُھَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ جو چیز کہ نشہ لاتی ہی وہ شراب ہی اور جو چیز کہ نشہ لاتی ہی حرام ہی جس شخص نے کہ شراب دنیا مین پی اور بے توبہ موا وہ شخص قیامت کے روز شراب طہور اور حوض کوثر سے محروم رہے گا قرآن مجید مین آیا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اے مومنین شراب سے اور دوسرے نشے کی چیزون سے اور ہر قسم کا جوا کھیلنے سے اور بت کو سامنے رکھ کر عبادت کرنے سے اور تیر مارنے سے جو اسوقت کفار شگون دیکھنے کے لئے بے تقصیر لڑکون کو پکڑ کر مارتے تھے پرہیز کرو کہ شیطان تم کو شراب پینے کا اغوا دیکر اور اُن سب کامون کی طرف ترغیب دیکر آپس مین دشمنی ڈالنے چاہتا ہی نماز اور یاد خدا سے تمکو باز رکھنے کا قصد کرتا ہی تم اسکے فریب مین مت جاؤ کہ تمھارے حق مین خوبی دنیا و آخرت کی ہی ابی امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے مجھے عالم کی ہدایت کے لئے اور تمام موجودات کے حق مین رحمت پیدا کیا اور ہادی

بنایا

بنایا یعنے جیسا کہ پانی خدا کی رحمت ہی اور سب کی زندگی اُسسے ہی کپڑے اور بدنکی
پاکی اور اس سے مخلوق کو بہت فایدے اور ویسا ہی دوسرے عناصر حضرتؐ کی
ذات مبارک بھی ویسی ہی باطنون کو پاک کرنے والی ہی اور اُنکی ذات مبارک
کے سبب سے تمام مخلوق زمین و آسمان کے فایدے پاتے ہین چنانچہ کافر بھی مسوخات
ہونے اور غرق وغیرہ آفات سے جو آگے کی امت پر قہر الٰہی نازل ہوتا تھا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے سبب سے اب سب امن
مین ہین اور بھی فرماتے ہین کہ خدائے عزوجل نے حکم مجھکو کیا کہ ساز راگ اور
غنا کے باطل اور اُنکو موقوف کرون اور بتون کو توڑون اور صلیب کو جو
نصاریٰ رکھتے ہین توڑون اور تمام جاہلیت کے رسوم و قاعدونکو جو عالم مین
تھے اوٹھین اوٹھادون کہ پروردگار تعالیٰ شانہ نے اپنے عزت و جلال کی قسم
کھائی ہی اور فرمایا بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَۃً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُہٗ
مِنَ الصَّدِیْدِ وَلَا یَتْرُکُھَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ یعنے میرے
بندون مین سے کوئی بندہ ایک گھونٹ بھی شراب پئے گا اوسکو صدید جو دوزخین
کے بدن کا پانی اور پیپ ہی پلاؤنگا اور میرے بندون مین سے جو بندہ میرے
ڈرسے نہین پئے گا اوسکو مین حوض قدس اور حوض کوثر سے سیراب رکھونگا
اے مسلمانو خدا اور رسولؐ کے حکم کو جو شراب کے باب مین ہی دیکھو اور پڑھو
اور ڈرو خدا تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی پانچوان عاق ہونا یعنے مان باپ سے
بدسلوکی کرنا اور اون سے بدرو یہ چلنا ایسا کہ وہ عاق کرین اور فرزندی
سے نکال دین حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہی قَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اے محمدؐ خدا تعالیٰ نے تمھاری امت کو
حکم کیا ہی کہ کسی بت کی عبادت نہ کرین مگر عبادت کرین اس خدا کی جو حق ہی ع

لاشریک ہے اور بندگی کا سزاوار ہے اور یہہ کہ ماباپ کے ساتھہ نیکی کرین
حقتعالی نے باپ کے ساتھہ نیکی کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھہ ملایا کیونکہ ماں باپ نے
تن کو پیدا کیا اور تربیت کیا پھر حقتعالی نے فرمایا ہے جبکہ مان یا دونون تیرے
سامنے بڑی عمر کو پہنچین تو اونکو اف یعنے سبک بات مت بول اور ان پر بلند آواز
مت کر اونکو سختی کا جواب مت دے اونکے ساتھہ ادب حرمت نرمی سے بات کر اور
ان کا نام لیکر مت پکار اون پر زیادتی مت کر کیونکہ تو کل کے روز اون کی
پرورش اور تربیت کا محتاج تھا وے آج کے روز تیری خدمت اور احسان کے
محتاج ہین اگر ماں باپ کافر ہین تو اونکو اسلام اور ایمان کی توفیق دیکر اونکے
واسطے دعا مانگے شعر مَن رَضِیَ عَنْہُ وَالِدَۃٌ فَاَنَا عَنْہُ رَاضٍ یعنے جس شخص سے
کہ ماں باپ اوسکے راضی ہووین مین بھی اس سے راضی ہون حدیث
تمھارے مان باپ کے ساتھہ نیکی کرو تمھارے بچے تمھارے ساتھہ نیکی کرینگے ماںباپ
کی نافرمانی کرنیوالا خدا سے دور ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے
ملایک سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے دور ہے دوزخ سے نزدیک ہے
حدیث مان باپ کے مارنے کے واسطے جو کوئی ہاتھہ اوٹھائیگا اوسکے ہاتھہ گردن
سے باندھے جاکر لنج ہو وینگے اصحابون نے پوچھا یا رسول اللہ اگر اونھون نے
ان کو مارا تو اوسکے واسطے کیا ہے فرمایا پلصراط پر گذرنیکے وقت اوس کا ہاتھہ
دوزخ کی طرف کھینچا جائیگا اور دوزخ مین رہیگا حدیث جو کوئی دنیا کی حاجتون
سے ماںباپ کی ایک حاجت بر لائیگا تو حق تعالی اوسکے تمام گناہون کو مغفرت کریگا
اور اوسکے دین و دنیا کی حاجتون مین سے ستر حاجت بر لائیگا اوسکو اول جنت
مین داخل کریگا حدیث جو کوئی گھر مین کھانا اچھا رکھیگا اور اپنے ماں باپ کے
سوائے کھائیگا تو حق تعالی جنت کے طعام کی لذت اوسکے اوپر حرام کریگا امیوہ منیلع پکی

اطاعت اور فرمانبرداری ہر آدمی پر واجب ہی لیکن شرع مین فرض نہین سو کام
بجالانے کو ماںباپ کی اطاعت ضرور نہین جنکے ماںباپ مرگئے ہون انپر واجب ہی
کہ ہمیشہ ماںباپ کے حق مین ان کی مغفرت کے واسطے دعا مانگین اُن کے نام سے خیرات
دیوین فاتحہ پڑھین اور قرآن پڑھکر یا پڑھاکر اس کا ثواب اون کی روح کی مغفرت
کے واسطے بخشین ہر نماز کے بعد اونکے مغفرت کی دعا مانگنا قرآن و درود پڑھا نہین
شرط معین نہ کرنا جیسا کہ بولین ایک قرآن ختم کرو مین ایک روپیہ یا دو روپئے
دیونگا بلکہ افضل ہی ایسا بولنا کہ خدا کے واسطے مین اتنا کچھہ نذر دیتا ہون تم بھی
خدا کے واسطے قرآن یا درود پڑھکر اسکا ثواب فلانے کے نام سے بخشو اسطرح کرنا
بہت افضل ہی حدیث بچے کے حق ماںباپ کے اوپر چار ہین بچہ جب پیدا ہو تو اسکا
نام اچھا رکھنا جب تک عقل و شعور مین آوے پرورش کرنا کلام اللہ فقہ عقاید سکھانا
جب بالغ ہووے نکاح کردینا کمینہ عورتون کے ساتھہ نکاح نہ کرنا تا لوگ فرزند
کو عیب لگاکر اسکو ننگ و عار نہ دلاوین اور آپ اسکو تربیت کرنا یا دوسرے عالم کے
حوالے کردینا تا اسکو خوب طرح سے تربیت کرے ای لڑکو احادیث کو پڑھو
ماں باپ کا حق بہت بڑا ہی سمجھو اور ادا کرو سب مسلمان بھی آپس مین ایک
دوسرے پر حق رکھتے ہین وہ بھی بجالاؤ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ سے روایت
ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ
يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا
مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ یعنے مسلمان پر مسلمان
کے چھے حق ہین پہلا یہہ کہ سلام کرنا اور جواب دینا دوسرا چھینک آوے تو الحمد للہ
یا بسم اللہ بولنا اور سننے والا یرحمک اللہ بولنا پھر چھینکنے والا جزاک اللہ بولنا تو بہتر
تیسرے یہہ بیمار ہو تو عیادت کرنا یعنے اسکو دیکھنا اور تسلی دینا اگر ہوسکے تو کچک

چوتھا یہہ کہ موئے پر جنازے کی نماز پڑھنا اور جنازے کے ساتھہ جانا پانچوان یہہ کہ دعوت قبول کرنا چھٹا یہہ کہ دنیا و آخرت کی خوبیون سے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے اوسکے واسطے بھی چاہنا اور جو اپنے واسطے قبول نہین کرتا سو اوسکے واسطے بھی نہ چاہنا ایہو منوحق مسلمانون کا بجالانا عین دینداری ہے ثواب اوسکے بہت ہین اس کو ترک مت کرو اور محبت دین اسلام سے رکھہ کر اوسکو بجالاؤ گناہ کبیرہ مین سے چھٹا ظلم کرنا حق تعالی نے بہت جگہہ قرآن مجید مین فرمایا ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنے خدا کی لعنت ہے ظالمین پر اور احادیث اوسپر بہت وارد ہین ظلم وہ ہے کہ کسی کو بے سبب روحانی یا بدنی یا مالی اذیت پہنچانا یہانتک کہ اپنے خریدے ہوئے غلام یا باندی ہین تو بھی اونکو بے تقصیر نہ مارنا اگر تقصیرمند سمجھہ کر مارا بعد معلوم ہوا کہ وے بے تقصیر تھے اونسے عفو چاہنا تو ان غیبت کرنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنے مسلمانون کی غیبت کرنا زنا سے زیادہ بد ہے اصحابون نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا سبب ہے کہ غیبت زنا سے بدتر حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص زنا کرے اور بعد اس سے توبہ کرے تو خدا یتعالی غفور رحیم ہے توبہ کو قبول کریگا اور غیبت کرنیوالا توبہ کیا تو اوسکی توبہ کو قبول نہین کریگا جبتک کہ جسکی غیبت کیا ہے وہ شخص نہ بخشے ابن عباس سے روایت ہے کہ دو شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ظہر و عصر کی نماز پڑھے اور وہ روزے سے بھی تھے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے اندونون کی طرف نظر کرکر فرمایا کہ تم دونون وضو نماز کو اعادہ کرو اور روزیکو اسیطرح تمام کر کر پھر دوسرے روز قضا بھی رکھو تب وہ دونون نے عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا واسطے ایسا حکم ہوتا ہے فرمایا کہ تم دونون نے فلانے شخص کی غیبت کی غیبت نماز و روزیکو باطل کرتی ہے آٹھوان مردار کھانا

یعنے موافق حکم شریعت کے مردار اور حلال نہین کئے سو چیز کا گوشت کھانا نجس العین
اور حرام چیز جیسا سور کتا بلی بندر وغیرہ جو حرام ہین اونکا بھی وہی حکم ہی نوان چوری
کرنا چوری کی سزا دنیا و آخرت مین بہت بڑی ہی چوری کسیطرح کی یا رادہ زنی
ہو یا دوسرے کو غافل دیکھکر اسکا مال اٹھالینا یا اوسنے بھول گیا سو چیز کو چھپا لینا
وغیرہ سب چوری مین داخل ہین دسوان عمل نیک رکھکر خدا کی رحمت سے ناامید
ہونا اور سمجھنا کہ خدائیتعالی مجھپر یا عالم پر رحم نہین کریگا گیارہوان خدائے تعالیٰ کے
قہر و غضب سے نہ ڈرنا اور بے فکر ہوکر خدا یتعالی کو منتقم نہین سمجھنا یا ایسا سمجھکر
بدی کی طرف رجوع کرنا بارھوان سود کھانا حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ
یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ یعنے جو کہ سود
کھاتے ہین وہ لوگ قیامت کے روز شیطان دیوانہ کئے جیسی صورت سے محشور
ہونگے اور سخت سزا مین گرفتار رہینگے تیرھوان جھوٹھ بولنا بے مصلحت شرعی یعنے
اگر کسیکا نقصان نہو کر ایک شخص کو جان و مال کا فایدہ ہوتا ہی تو جایز ہی
چودھوان عہد توڑنا یعنے اقرار کرکر اس سے پھر جانا پندرھوان مال یتیم ظلم سے کھانا
یا اسکو ضایع کرنا سولھوان رشوت لینا خصوصاً شرعی احکام کے واسطے سترھوان
گالی دینا کسی کو ہو خصوصاً مرد والی عورت کو اٹھارہوان جھوٹی شاہدی دینا
اگرچہ بغیر قسم کے ہووے انیسوان قطع رحم کرنا یعنے قدرت رکھکر اپنے خویشون سے
سلوک نہ کرنا بیسوان وزن مین کم تولنا اکیسوان قرآن مجید کو پڑھکر پھر بھولجانا
بائیسوان جھوٹی قسم کھانا تیئیسوان پتلے یا تصویر بناکر یا گانے کے ساز جیسا طنبور
سارنگی وغیرہ بناکر اجرت لینا چوبیسوان جوا کھیلنا خواہ جیتے یا ہارے پچیسوان
کسی پر تہمت کرنا چھبیسوان ظالمون کی کمک کرنا اور اونسے دوستی رکھنا ستائیسوان
لوگون کا حق ادا نکرنا وہ حق کسیطرح کا ہووے جیسا حق خدمت و حمالی و اجرت

وغیرہ اٹھائیسواں غرور کرنا اور کسی کو اپنے برابر نہ جان کر آپ ہی کو بڑا سمجھنا
خواہ دولت مین خواہ علم مین یا حسن و قوت وغیرہ اوصاف مین حضرت رسول صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْكِبْرِ
یعنے جس شخص کے دلمین ذرا بھی غرور ہوگا ہرگز جنت مین داخل نہ ہوگا انتیسواں
بے جا خرچ کرنا بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کی صف مین محشور ہونگے تیسواں
ہنسی اور کھیل مین اوقات کاٹنا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اے
امت میری تم اکثر رنو اور کم ہنسو عاقبت کا اندیشہ جسکے دل مین ہو وہ ہنسی کی ملا
خواہش نہ کریگا اور اکثر اوسی فکر و غم مین روتا رہیگا ام المؤمنین عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھو ہنستے نہین دیکھا ہے
ایسا کہ دندان مبارک نظر آیا ہو مگر یہہ تبسم فرماتے اکتیسواں بخیلی کرنا یعنے دوسرے
شخص کو سختی دیکھکر اوسکی مدد ہو سکے پر نہ کرنا خصوصًا جبکہ مومن ہو بتیسواں حسد
کرنا یعنے دوسرے شخص کے فائدے پر راضی نہو کر اوسکا زوال چاہنا تینتیسواں کفران
نعمت وہ یہہ کہ خدا تعالی نعمت عطا کیا سو نعمت کو ناچیز سمجھکر اوسکا شکر نہ کرنا حق
تعالی نے فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ یعنے اگر شکر کروگے تو نعمتون کو تمھارے
زیادہ کرونگا اگر کفران نعمت کروگے سخت عذاب مین گرفتار ہوؤگے چونتیسواں
غمازی کرنا یعنے کسی کی بات یا اوسکے بھید کو جس سے تھوڑی بھی بدی اسکو پہنچے
دوسرے پر ظاہر کرنا پینتیسواں حائضہ عورت سے نزدیکی کرنا حق تعالی نے قرآن
مجید مین فرمایا ہے کہ حیض سے آدمی کو نفرت ہوتی ہے اسواسطے حائضہ سے دور
رہو اور نزدیکی مت کرو خون منقطع ہونے اور غسل کرنے تک چھتیسواں عورت
بے سبب مرد کی اطاعت نہ کرنا سینتیسواں یتیم بچون پر قہر کرنا اور اون کو ڈرانا
بے نیت تربیت کے اڑتیسواں منت رکھنا یعنے کسی پر احسان کر کر اسکو یاد دوسرے

کو بولنا کہ مین نے فلانے پر احسان کیا ہی انچالیسوان لوگون کی عیب جوئی کرنا چالیسوان دولتمندون کی تعظیم و تکریم وخوشامد کرنا اور فقراء و غربا کی حقارت کرنا اور انکو ذلیل جاننا اکتالیسوان جہاد پر لشکر اسلام سے بھاگ جانا بیالیسوان اولیا اللہ و علماء اور مجذوبون کی اہانت و حقارت کرنا اور عیب لگاکر انکو بدبولنا ترتالیسوان محبت دنیا سے رکھنا اور اوسکی تحصیل مین یاد الٰہی سے غافل ہوکر عبادت کے اوقات مین بھی وہی فکر و خیال کرنا چوالیسوان صغایر پر اصرار کرنا اور اس سے توبہ نہ کرکر پھر بھی کرتے جانا اے مومنین یہہ کبیرہ بہت بدتر گناہ ہین انکے بدیون کی تفصیل اور سزا اور عذاب کا بیان لکھون تو ایک ایک کے باب مین ایک ایک کتاب ہوگی اس لئے مختصر کیا حق سبحانہ تعالیٰ تم سب مسلمانون مرد عورتون اور سب پڑھنے والون کو ان سے محفوظ رکھے اور اپنے رحم و کرم سے نیک توفیق دیوے آمین یارب العالمین والسلام علیکم

تمام شد

آغاز رسالہ تحفۃ الایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ونصلی علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہین کوئی لایق بندگی کے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہین آئے ہین لوگون کو راہ بندگی کی بتلانے کو **سوال** اگر کوئی کہے کہ اللہ ہین اور کون ہی **جواب** اوسکا یہہ ہی کہ ہم اللہ تعالیٰ اوسکو کہتے ہین

آسمان اور چاند اور سورج اور رات اور دن اور آدمی اور جن اور سب چیزین پیدا کی
ہین اور کرتا ہی اور مارتا ہی اور جلاتا ہی اور مینہہ برساتا ہی اور جو چاہتا ہی
سو کرتا ہی ان سب چیزون کے پیدا کرنے والے کو ہم اللہ کہتے ہین **سوال** اگر کوئی
کہے کہ یہہ سب چیزین مذکورہ آپ ہی آپ پیدا ہوئی ہین اور ہوتی ہین **جواب** اگر یہہ چیزین ازخود
پیدا ہوتین تو زندہ آدمی کیون مرجاتا اور اچھا آدمی کیون بیمار ہو جاتا جوان آدمی
کیون بوڑھا ہو جاتا اور بینا آدمی کیون اندھا ہو جاتا اور سب چیزین اسیطرح سے جاننا
چاہئے پس اگر یہہ ازخود پیدا ہوتین تو یہہ باتین کہ محض بالکل اوپر پیدا ہوئی اور پیدا
کنندہ اپنی کی دال ہین انکے اندر نہ ہوتین کیونکہ اپنے کمال کا زوال کوئی نہین چاہا کرتا ہی
اسے صریح معلوم ہوا کہ اونکا پیدا کرنیوالا کوئی ضرور ہی کہ وہ جو کچھہ چاہتا ہی سو
کرتا ہی اور اوسکے پیدا کرنے والے ہی کو ہم اللہ کہتے ہین اور قاعدہ کلیہ ہی کہ خط لکھے ہوئے
کو دیکھکر بلا تکلف معرفت لکھنے والے کی حاصل ہوتی ہی بدون اوسکے کہ اوس لکھنے والے
کو بشکل صورت جسم کے دیکھے اور دیوار کو دیکھکر معا تعرف تعمیر کرنے والے کا بیٹھے بٹھائے
کا حاصل ہوتا ہی اور برتن گلی کو دیکھکر معرفت کمہار کی حاصل ہوتی ہی اور تمام اشیا
کو اسطرح قیاس کر لیا چاہئے کہ مفعول کو فاعل ضرور لازم ہی انہی قاعدون سے ہمنے
بھی ان تمام اشیاء مخلوق کو کہ مفعول ہی دیکھکر معرفت خالق کی کہ فاعل ہی بالیقین
حاصل کی بے اوسکے کہ بشکل و شباہت کے اوسکو دیکھین چنانچہ ہر کوئی جانتا ہی کہ دس
کا آدھا پانچ اور دو کا آدھا ایک ہوتا ہی حالانکہ یہہ دس اور دو پیش نظر نہون اور
یہہ بات بھی اظہر من الشمس ہی کہ المصنوع دال علی الصانع والشاھد علی وجودہ
والاثر دال علی المؤثر ویشھد علی وجودہ والایجاد دال علی الموجد والمفعول دال
علی الفاعل مع وجودہ ترجمہ یعنے جو چیز بنی ہوئی ہی دلالت کرتی ہی اوپر بنانیوالے
کے اور گواہ ہی اوپر ہونے اوسکے کے اور جو چیز ایجاد یعنے پیدا کرنا ایک چیز کا دلالت

کرتا ہے اوپر پیدا کرنیوالے اوسکے اور جو چیز کی گئی ہے دلالت کرتی ہے اوپر کرنے والے
کے ساتھہ موجود ہونے اوسکے کے **سوال** اے صاحب موجود ہونا ذات واجب تعالی کا
کہ بلا شک خالق سب مخلوقات کا ہے بالضرور عقل سے بخوبی معلوم ہوا لیکن اب یہہ فرمائیے
کہ وہ اللہ تعالی اعظم برہانہ کیسا ہے اور ساتھہ کن صفات کے وہ موصوف اور مخصوص ہے **جواب**
وہ اللہ تعالی ایسا ہے کہ ایک ذات پاک ہے اور کسیطرح کی اوسکو عاجزی اور لاچارگی اور
محتاجگی نہین اور سب عیبون اور نقصانون سے پاک و منزہ ہے اور وہ ایک ہے اور قدیم
ہے یعنے ہمیشہ موجود ہے اور عدم کو کبھی دخل نہین اور ہمیشہ کے معنے یہہ ہین کہ ابتدا اور انتہا
کو دخل نہو اور اوسکو علم ہے ہر چیز کا یعنے سب چیز جانتا ہے پوشیدہ ہو یا ظاہر دور ہے
یا نزدیک اور اوسکو قدرت ہے ہر طرح کی جو چاہے سو کرتا ہے اور وہ ارادہ رکھتا ہے
یعنے جو چاہتا ہے وہی کرڈالتا ہے اور وہ زندہ ہے اور سمیع ہے اور بصیر ہے یعنے دور
نزدیک کی بات و خبر سب سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور متکلم ہے یعنے کلام کرتا ہے کتابین
آسمانی اوسیکے کلام سے ہین اور کوئی اوسکا شریک نہین کسی بات مین ان باتون مین سے اور
نہ کوئی اوسکا مخالف ہے اور نہ کوئی اوسکا ہمسر سب طرح سے وہی خود مالک ہے پس جس
کسی مین یہہ صفات پائی جاوین وہی لایق خدائی کے اور بندگی کے اور عبادت کے ہے والا فلا
سوال بندگی کسکو کہتے ہین اور وہ کیا چیز ہے **جواب** نہایت سے نہایت عاجز اور محتاج
اور ذلیل ہونیکا نام بندگی ہے اور جس کام مین عاجزی اور محتاجگی اور ذلت پائی جاوے
وہ کام بندگی کا ہے جیسی نماز پڑھنی اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا اور اللہ کے گھر کے قربان
ہونا یعنے کعبۃ اللہ شریف کا طواف کرنا اور اوسمین جمع ہونا حج کے لئے اور قربانی کرنی
یعنے جانور ذبح کرنا اور منت کا ماننا اور مراد کا چاہنا اور مشکل کے وقت مدد کا مانگنا
اور حاجت کے وقت پکارنا اور روزہ کا رکھنا اور نذر اور زکوٰۃ اور بھیک اور بھینٹ
کا دینا اور سب نفع نقصان کا مالک جاننا جیسی بیماری کا دینا اور بیماری کا اچھا کرنا اور

لڑائی مین ہار جیت کا دینا اور مارنے والا اور جلانے والا اور روزی کا دینے والا اور
تنگی فراخی کا کرنے والا اور غمی خوشی کا دینے والا اور علم غیب کا جاننیوالا جیسے مان کے
پیٹ مین بچہ کا جاننا کہ امروز فردا لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی یا خبرین غیب کی آگے ہونیوالی
یا گذری ہوئی دینا اور حاضر غائب مین برابر جاننا وعلی ہذا القیاس سب باتون مین نفع اور
ضرر کا مالک سمجھنا یہہ سب کام بندگی کے ہین اور بندگی خاص اللہ تعالی ہی کو درست ہے
کسی دوسرے کو نہین اسواسطے کہ لایق اور مستحق بندگی کے اللہ تعالی ہی ہے **سوال** اگر
کوئی کہے کہ بندگی خاص اللہ تعالی ہی کو درست ہونیکا کیا سبب ہے **جواب** قاعدہ کلیہ ہے
کہ جس سے بندہ کی حاجت روائی ہوتی ہے اوسیکے سامنے عاجز اور محتاج اور ذلیل ہوتا ہے اور
عاجز اور محتاج اور ذلیل ہونیہی کا نام بندگی ہے اور بندگی تمام حاجت روائی خاص اللہ تعالی
ہی کرتا ہے کوئی دوسرا نہین اس سبب سے بندگی بھی خاص اللہ تعالی ہی کو ہے نہ غیر اوسکے کو
کہ مثل اپنے بہہ عنوان عاجز اور محتاج اور نیازمند ہے بھلا جو خود محتاج اور مستمند ہو دوسرے
کی حاجت روائی کیونکر کریگا مثلا جو خود سوتا ہو یا گرپڑا ہو دوسری سوتے ہوئے اور
گرپڑے کو کیونکر بیدار کریگا اور اوٹھاویگا اور یہہ خوب جان لینا چاہئے کہ جو چیز غیر اللہ
تعالی کے ہے اور مخلوقیت مین مداخلت رکھتی ہے کیا ملائکہ کیا انبیا علیہم الصلوۃ والسلام
کیا اصحاب کبار اور کیا اولیا اخیار وغیرہم اجمعین یعنے سبکے سب اس بات مین برابر
اور متساوی ہین کہ جو صفات لازم عبدیت اور مخلوقیت کے ہین یعنے عاجز ہونا اور محتاج
ہونا اللہ سے اور مالک نفع وضرر اپنے کا نہ ہونا چہ جائے دوسریکا اسمین سب بے کم و
کاست برابر ہین لیکن ہان البتہ مقبولیت اور درجہ اور مرتبہ اور قرب الہی مین تفاوت
اور متفرق ہین کہ جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا درجہ ہے وہ مخلوقون مین کسیکا نہین
بعد اونکے صدیق بعد اونکے شہدا بعد اونکے صالحین اور جو کوئی تابعداری اونہین انبیا
علیہم الصلوۃ کی کریگا اوسیقدر موافق اتباع اونکے کے اون مرتبون مذکورہ کو پہنچیگا یہہ بھی

بطفیل اونھین کی ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ مثلا ایک شخص کے چار فرزند ہون پس ہر کوئی
جانتا ہے کہ فرزند ہونے مین چارون برابر ہین کچھ فرق نہین اور مرتبہ اور مقبولیت او
تقرب مین بہت تفاوت ہے کہ جو کوئی ان چارون مین سے بیچ تابعداری اور فرمان برداری
والدین کے زیادہ ہوگا اوسیقدر مرتبہ اور قرب مین بھی زیادہ ہوگا اور جس قدر فرمانبرداری
مین کمتر ہوگا مرتبہ مین بھی کمتر ہوگا اور جو کوئی بالکل نافرمان ہوگا ویسا ہی وہ مردود
اور بجای دشمن کے ہوگا وعلی ہذا القیاس تمام بندے کیا ادنی کیا اعلی کیا عزیز کیا حقیر کیا اچھا کیا
برا عبد اور مخلوق اللہ تعالی کی ہین اور غیر ہونے اللہ تعالی مین داخل ہین جیسا کہ مذکور ہوا
اس جا پر بھی سمجھنا چاہئے کہ العاقل تکفیہ الکنایہ **سوال** اگر کوئی کہے کہ سب
بندے بھی آپسمین ایک دوسرے سے حاجت روائی اپنی چاہتے ہین اور کرتے ہین
پھر بندگی خاص اللہ تعالے ہی کو کہان ہوئی **جواب** حقیقت مین سب
حاجت روائی بندون کی خاص اللہ تعالی ہی کرتا ہے لیکن درمیان مین سبب
ڈالکے ایک دوسرے سے حاجت روائی کروا دیتا ہے کہ عادت الہی اسی پر جاری
ہوئی کہ سب کارخانے اللہ تعالی نے اوپر اسباب اور مسببات کے جاری کئے ہین
اگر فقط سبب کو سبب ہی جانکر کرے نہ مستقل تو اوسکو عبادت نہین کہتے کیون کہ
مسبب اللہ تعالی ہی ہے جیسے مینہہ کا برسنا بواسطہ ابر کے اللہ تعالے برساتا ہے نہ خود ابر برساتا ہے
کہ اکثر اوقات ابر ہوتا ہے اور مینہہ نہین برستا مثلا اگر کوئی بادشاہ کسی کو
حسب سوال اوسکیکے کچھ بطور انعام کے دے اور خزانچی کو حکم کرے کہ اوسکو اسقدر
متاع دیدو اگر یہہ لینے والا عطا خزانچی کی سمجھے تو محض خلاف عقل ہے کیونکہ
اوسنے تعمیل حکم بادشاہ کی ہے اگر وہ حکم نہ کرتا تو کبھی ہرگز بھی نہین دیتا اسی
طور سے یہان سمجھنا چاہئے مثال دوسری جیسے کوئی شخص کسی کے پاس حاجت
روٹی کی لیکر جاوے اگر اللہ تعالی اوس شخص کے دل مین نہ ڈالے یا اناج

ہی پیدا نکرے تو وہ کیونکر دیگا اور کسطرح سے دے سکیگا پس اسجگہ سے معلوم
ہوا کہ سب حاجت روائی بندون کی گویا خصوصاً اللہ تعالی ہی کرتا ہی اسواسطے
بندگی کے لایق بھی خاص اللہ تعالی ہی ہی نہ کوئی دوسرا **سوال** ایضاً حسب السوالات
کے جوابات بخوبی دریافت اور معلوم ہوئے اب فرمانا چاہیئے کہ حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم کسطرح جانے کہ وے اللہ تعالی ہی کے رسول مقبول سچے
ہین اوسکی کیا دلیل ہی **جواب** اوسکا یہہ ہی کہ قرآن شریف جو ہی اللہ تعالی ہی کا
کلام پاک ہی اور جو شخص اوسکو لانے ہین وہ ہی اللہ تعالی کے رسول ہوئے اور
قرآن شریف کو کوئی نہین لایا مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسی
کلام مین فرمایا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہمارے ہین سچے اور علاوہ اسکے
معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہر خاص وعام مین ہر ملک و دیار مین شہرۂ
آفاق ہین اور پیغمبری ہونے اونکے کے کافی اور اظہر من الشمس ہین اور اعلی اور اشہر وابقی
تا قیام قیامت اون سبکا معجزہ کلام اللہ مجید کا ہی اور اگلی کتابون سماویہ مین بھی اللہ تعالی نے
خبر آخر الزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دی ہی اور پیغمبری اونکے خبر تواتر سے بھی ثابت
ہی باوجود ان حجج بینہ و دلایل قیمہ کے انکار اس بدیہی کا ایسا ہی کہ جیسے کوئی نابینا
دن کے اندر کہے کہ آفتاب نہین طلوع کرتا کہ مجھہ کو نظر نہین آتا حالانکہ طلوع کر رہا
ہی تو یہہ کہنا اوسکا محض غلط اور باطل ہی اور قصور بینائی اپنی کا ہی چاہیے کہ اول
علاج بینائی کا کرے پھر آفتاب کو دیکھے تو نظر آویگا یہی حال ہی خورشید نبوت
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **سوال** ہم کیا جانے کہ قرآن شریف اللہ تعالی
ہی کا کلام ہی **جواب** اس کلام کے اندر یہہ ذکر ہی کہ زمین اور آسمان اور جن و بشر
اور سب چیزین پیدا کی ہمنے اور بنائی ہمنے اور ملیہ برسائی ہین ہم اور سب کو روزی دینے
ہین ہم اور مارتے اور جلاتے ہین ہم اور جو کچھہ چاہتے ہین سو کرتے ہین ہم اور سب طرح کا

نفع نقصان کے مالک اور مختار رہین ہم پس یہہ باتین وہی کہے کہ جس سے ہو سکین اور کرتا ہو اور اس لایق اور سزاوار بالخصوص اللہ تعالی ہی ہے کوئی دوسرا نہین اس سبب اور دلیل سے یہہ کلام معجز النظام اللہ جل شانہ کا سچا اور برحق ہے اور اسی دلیل سے لانے والے بھی اوسکے سچے ہوئے اور رسول اللہ ٹھہرے برحق اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ آدمی کے کلام کی دوسرا آدمی برابری کر سکتا ہے عبارت مین بھی اور مضمون مین بھی بلکہ ایک دوسرے سے کلام کے اندر فوقیت بھی لیجاتا ہے پس اگر یہہ کلام بھی غیر اللہ تعالی کے اور کسیکا ہے تو ہم کہتے ہین کہ آج تمام بنی آدم اور جن وغیرہ مجتمع ہوکر اس کلام مین سے ایک آیت چھوٹی سی چھوٹی کے قدر کہکر اور بنا کر مطابقت اوسکی کر لاوین برابری مضمون کی تو کسی وجہ سے متصور نہین ہے بھلا فقط عبارت ہی کی برابری کر لاوین کہ یہہ بھی غیر ممکن ہے کیونکہ یہہ کلام اعجاز انتظام بارہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ اس عالم کو نزول اوسکے کے شرف اور انوار اور برکات طرح طرح کے حاصل ہوئے ہین سو آجتک موجود ہے اس مدت مدید مین سب کے سب اوسکی ایک آیتہ چھوٹی کے برابر بنالانے مین بالکل عاجز اور محتاج رہے اور رہینگے اور اگر کسی نے کچھ بنایا ہے تو آج لاکر پیش کرے یا اب کہ قرآن شریف موجود ہے بنا لاوین کہ سوائے عجز اور ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا عاقل کو اتنا ہی کافی ہے زیادہ کیا لکھا جاوے اور بیعقل جاہل کو کچھ ہوکانے کا نہین اوس سے کیا کہا جاوے وباللہ التوفیق فی کل الامور **سوال** ای حضرت سلامت سبحان اللہ اس تحریر خوش اور تقریر معقول سے ساتھ بصیرت عقل کے موجود ہونا اللہ تعالی جل جلالہ واعظم برہانہ کا اور سچا ہونا رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور برحق ہونا کلام ایسے قرآن مجید کا بصفت اظہر من الشمس کے صاف معلوم ہوا یہہ قریب الفہم ہے صاحب عقول کے مگر بعید الفہم خوارج العقول کے اب اس کی تفسیر کیجیئے کہ ایمان کسکا نام ہے کہ موجب خوشنودی اور قبولیت

رب الرحمان کا ہی اور کفر کسکا نام ہی کہ سبب غضب اوسکے کا اور مردود ہونے درگاہ اوسکی سے ہی نعوذ باللہ عن ذالک تو ہم مشرف ساتھ ایمان کے اور بری کفر اور کفران سے ہون اور رہین انشا اللہ تعالی کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **جواب** توحید اللہ تعالی کی واجب الوجود لاشریک کا قایل ہونا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب نبیون کا برحق جاننا اور جو کچھ اللہ تعالی اور رسول صلوۃ اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہی معہ ان سب مضمونون لکھے ہوئے کے دل اور جان سے ہزاران ہزار خوشی کے بہتری اپنی دارین کی اسمین جانکے قبول لینی مان لینی اور جزم یقین کرنی اور اقرار کرنے زبان کے کا نام ایمان ہے اور قاعدہ کلیہ ہی کہ جو کوئی کسیکے ساتھ کچھ سلوک کرتا ہی وہ سلوک علیہ بمقتضائے جبلت کے خود بخود سمجھتا ہی کہ مین بھی مستحق تابعداری اور فرمانبرداری اوسکیکا ضرور ہوا اور تابعداری اوسکو کہتے ہین کہ وہ فعل کرے کہ جسمین وہ خوش ہوا اور وہ نکرے کہ جسمین وہ ناخوش ہوا اور نافرمانی اوسکو کہتے ہین کہ ایسا فعل کرے کہ جسمین وہ ناراض ہوا اور وہ نکرے کہ جسمین وہ راضی ہوا اور ایکدوسرے کی جو تابعداری اور نوکری اور چاکری کرتا ہی سو یہہ بات اسی قاعدہ کی سمجھہ پر منحصر اور موقوف ہی اور علی ہذا القیاس دیکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالی جل شانہ وعم نوالہ کہ خالق اور مالک اور مولی اس بندہ مخلوق کا ہی کس کس طرح کی نعمتین اور رحمتین اس بندہ ناکارہ محض عاجز اور ذلیل اور ناپاک مادہ کو کہ قطرۂ آب منی نجس سے کہ نکلنی ایک جگہہ کے سے تمام جسم کا غسل فرض ہوتا ہی اور جس چیز پر وہ گرے وہ چیز بھی ناپاک ہو جاتی ہی خلعت پاکی اور بہتری کا کہ اشرف المخلوقات ہی عنایت اور مرحمت فرمایا ہی اور اس نعمت کو غور کیجئے کہ انکو عدم سے موجود کیا اور کیسی کیسی نعمتین عنایت فرمائین مثل ہاتھہ پیر منہہ ناک کان آنکہ سب جسم ساتھہ کس خوبی اور خوبصورتی

کے ہے اور بعد پیدا کرنے کے بھی ہر وقت و ہر ساعت بہر حال و بہر جگہہ رحمت اور
عنایت و نعمت اور سلوک اور ربوبیت یعنے پرورش وغیرذالک بے انتہا و حساب
تا دم زیست کسقدر رنگارنگ کی اوس مالک حقیقی کی اوپر حال اوسکے کے باوجودیکہ
بلا غرض اور عوض کے ہین مبذول ہین بخلاف غیراللہ تعالی کے ہم مثل اپنے ہین کہ اوّل
تو اسقدر بلکہ لاکھون درجہ کمتر بھی نہین ہے اور اگر کچھہ شمہ از شمہ ہوتا ہے تو وہ بھی
بدون عوض اور غرض کے ہرگز نہین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی نعمتین اس قدر بیش
قیمت ہین اور عجیب غریب کہ ادنی اونین سے ایک آنکھین ہین کہ اگر کوئی بعوض انکے
کے لاکھوہا روپیہ دیوے عقلمند قدردان ہرگز دے نہین سکتا اور علی ہذا القیاس انعامات
عجائبات اوسکے بے شمار ہین پس اوسی قاعدۂ مذکورہ سے یہہ بندہ غلام بھی اپنے مولائے
مالک حقیقی اور محسن تحقیقی کا کسقدر مستحق تابعداری و مستلزم فرمانبرداری اور بندگی کا
ہوا کہ اگر شب و روز ہیچ تابعداری اور شکرگذاری اوسکے کے تمام جان مال عزت آبرو
وغیرذالک کو خرچ کرے تب بھی بمقابلہ ایک نعمت نعمتون طرح طرح بیحد اوسکیکے
بالکل ناچیز ہے اور باوجود اوسکے بھی عوض اور بدلا اوس بندگی اور تابعداری اپنے کا
کہ بے حساب ہے اولٹا اوسی بندہ کو اوس منعم حقیقی و رب تحقیقی نے اپنے خزانہ احسان
بے پایان سے عطا اور مرحمت فرمایا ہے یہہ عجب طرفہ لطف و احسان اوس مالک
دوجہان کا ہے بغور عمیق و تامل دقیق و نظر انصاف کے حقیقت اوسکی خوب معلوم
ہوتی ہے پس اب ہر بندہ کو لازم ہے کہ اپنی حقیقت حال اور عظمت اپنے پیدا کرنیوالے
ذوالجلال کو بقدرت و رفعت مرتبت وغیرہم کے ازراہ عقل اور فہم کے دریافت کما حقہ
کرکے تابعداری اور حکم برداری اور عبادت اور بندگی اوسکی مین بہر طرح بجان و مال
وغیرذالک کے کہ یہہ بھی سب عطا اوسیکے ہین ہیچ سب حالات کے کیا غمی کیا خوشی
کیا تنگی کیا فراخی ہمیشہ تا دم واپسین مشغول و مصروف ہوکے ہر طرح سے سب

مین مطیع جمیع احکام شریعت الشیام کے پابند رہے شب و روز مین ایک لمحہ بھی
بندگی اوسکی سے آسودہ نہ ہوکر معطل نہ رہے کہ یہہ بے انصافی ہے چنانچہ مثل
مشہور ہے کہ جس کا کھائے اوسیکا گائے اور برعکس اوسکی صریح حق تلفی اور غیر
انصافی اور ناحق شناسی ہے اسیطرح سے بندہ ساتھہ انصاف اور حق شناسی اور
حقیقت دانی اپنے کے معاملہ اپنا حق تعالیٰ سے درست اور بنا رکھے کہ دو جہان کی عزت
پاوے اور خوش رہے نہ یہہ کہ نا فرمانی اوسکی مین ذلت اور رسوائی اور تباہی اور
روسیاہی دو جہان کی پاوے اور ہمیشہ عذاب شدید مین مبتلا رہے العیاذ باللہ منہا
اور باقی سب حال مین عاقل خود سمجھہ لیگا کچھہ حاجت تحریر کی نہین آور فرمانی ہوئی اللہ
تعالیٰ محسن رب حقیقی کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نمانتے اور انکار کرنے اور
حکم عدولی یعنے بالکل نافرمانی ہونے کا نام کفر ہے اور کفران بھی یعنے ناشکری معاذ اللہ
من ذالک اور نمانتا اور انکار کرنا بہت طرح سے ہوتا ہے کچھہ مجملاً بیان کلمات کفر کا
کیا جاتا ہے یعنے جتنی باتین دین اسلام کی ہین اور جتنے حکم شرع شریف کے ہین
اون سب کو سچا نجاننا یا سب کو سچا جاننا ایک حکم کو سچا نجاننا یا سبکو نمانتا یا سبکو ماننا ایک بات کو
نمانتا تو ان سب سے آدمی مومن کافر ہو جاتا ہے چاہئے کہ جلدی سے توبہ اور استغفار
کرے اور اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرے اور پھر ایمان لاوے یعنے نئے سر سے ایمان
کی باتین جو اوپر مذکور ہوئین یقین کرے اور اقرار زبان سے کرے اور نکاح ہو لیا
ہو تو نکاح بھی پھر کرے اسواسطے کہ یہہ بات زوج سے ہو یا زوجہ سے نکاح بھی
ٹوٹ جاتا ہے اور آیندہ کو بھی ایسی حرکت سے باز رہے قرآن شریف کی یا شریعت
کی یا شریعت کے کسی حکم کی بے ادبی کرے ہاتھہ سے یا پیر سے یا آنکھہ سے یا زبان وغیرہ
سے یا برا جاننے یا حقیر جاننے یا ذلیل جاننے یا ہنسی کرے یا ٹھٹھا کرے یا اہانت
کرے یا ایسی بات کہے کہ اوس سے حقارت اور برائی اور اہانت اور انکار نکلتا ہے

صراحتا خواہ کنایۃ تو ان سب باتون سے بھی کافر ہوجاتا ہے اگر بالفرض کسی سے ہوجاوے
نعوذ باللہ منہ تو جلدی سے توبہ کرے اور خدا سے ڈر کے پھر مسلمان ہوجا نہین تو ہمیشہ
کو دوزخ مین جلے بھنیگا کبھی چھٹکارا نہ ملیگا اللہ تعالی پناہ مین رکھے سب مسلمانون کو یا شرع
شریف کے حکم کو سبک اور سہل سمجھے یا ویسی بات کہے کہ اوس مین سے سبکیت یا انکار
نکلتا ہو یہہ سب کفر ہے یا قضیہ اور خصومت مین جو فیصلہ شرع شریف کے اندر ہوجاوے
اوسکے اوپر راضی اور خوش نہ رہے اور اوسکو نمانے یہہ بھی کفر ہے اور جو چیز اللہ
تعالی نے فرض کردی ہے اوسکو فرض نجانے اور فرضیت کا انکار کرے یہہ بھی
کفر ہے اور جو چیز اللہ اور رسول نے حلال کی ہین اون کو حلال نہ جانے حرام جانے
اور یا حرام کی طرح اونکو برتے اور دل مین اوسکو برا جانکر ڈرتا ہوا اور زبان سے
اقرار برائی کا نہ ہو یا جو چیزین حرام کی ہین اور ثبوت حرمت اونکیکا دلیل قطعی
سے ہوا ونکو حلال سمجھے اور حلال کی طرح برتے اور شرمندہ نہ ہو اور برا نجانے تو
ان سب سے آدمی کافر ہوجاتا ہے اور دین کی کسی بات کی ہنسی کرے یا ہنسی
سمجھے صریح ہو یا اشارہ سے تو یہہ بھی کفر ہے اور جن جن باتون کی اور چیزونکی اگلی اور پچھلی
اللہ اور رسول نے خبرین دی ہین انمین سے ایکبات کا بھی یقین نہ کرنا یا شک کرنا یا ایسی
بات کہنی کہ جسمین سے شک اور شبہ نکلتا ہو تو اس سے بھی کفر عاید ہوتا ہے اور جتنا
علم دین کا سیکھنا اور سکھلانا اوپر ہر ایک مسلمان مرد عورت کے فرض العین ہے اوسکو
فرض نجانے اور اوسکے سیکھنے اور سکھلانے کو موجب شرم اور حیا اور عیب کا جانے یا
اوسکے سیکھنے سکھلانے والے کو عیب لگاوے اور برا سمجھے یہہ بھی سب کفر ہے
اور گناہ کو گناہ نجانے یا اوسکو ہلکا سمجھے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو باوجود اسکے
کہ ثبوت اوسکا دلیل قطعی سے ہو یا گناہ کے بات کرکے خوش ہونا اور اپنا فخر اور
عزت اور ناموری اور کمال اوسے جاننا اور جتانا یا دوسرے کے گناہ سے راضی

ہونا اور ناخوش نہ ہونا بلکہ جو کوئی جتاوے اوس سے بھی بیزار ہوکے منہہ موڑنا
چہ جائیکہ گناہ کو بُرا جانکر نہایت شرمندہ ہونا تو ان سب سے بھی مسلمان کو
کفر لازم آتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو بچاتا رکھے اور مسجد کی یا کعبہ شریف کی کسیطرح سے
بے ادبی کرے یا حقارت جیسے مسجد اور کعبہ شریف کے اندر از راہ حقارت کے پیشاب
کرے یا پاخانہ کرے یا جماع یا زنا اور کوئی گناہ کرے یہہ بھی کفر ہے اور جمیع انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام مین سے کسیکو گنہگار سمجھے یا بے ادبی کرے یا ایسی بات کہے کہ
اوس سے بے ادبی اور حقارت اور سبکیت نکلتی ہو یا اونکی خصلت کو یا صورت شکل کو
یا اونکی چلن اور رسم کو یا اونکے کرنے اور فرمانے کو یا اونکے کسب اور ہنر کو یا اونکے لباس
کو حتی کہ اون کی نعلین شریفین کو بھی یا اونکے گھر بار کو یا اونکے کھانے پینے کی چیزون کو
یا اون کی ازواج اور ذریات مطہرات کو بُرا جانے یا حقیر سمجھے یا بے ادبی کے کلام
بولے یا اہانت کرے یا عیب لگاوے یا ایسی بات کہے کہ اوس سے اونپر عیب اور بُرائی
لازم آتی ہو ان سب سے آدمی مؤمن کا فر صاف ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے
اور جو رسومات اور چلن کا فرون کی ہین اون مین سے ایک کو بھی اچھا جانے اور بُرا
نہ جانے اور پسند کرے اور بُرا نجانکر مشغول ہووے جیسے ہولی یا دیوالی یا دسہرہ
یا اور کسی تہوار اور میلہ وغیرہ رسومات کفار مین یہہ سب کفر ہے اور ایسا ہی ہے لٹکانا
کرنا اور سرا پہنا کسی تہوار اور رسم اونکے کا اگر زنار پہنے یا غیر اللہ تعالیٰ کو سجدہ
کرے از راہ تعظیم کے اچھا جانے خواہ بُرا جیسے بُت وغیرہ کو جاہل لوگ سجدہ کرتے
ہین یا کفر سے راضی رہنا اور کفر کرنیوالونکا مداح ہونا یہہ بھی کفر ہے اور جو کوئی
شخص یہہ سب کلمات اور باتین کرے یا ان مین سے کوئی سے کرے اوس کرنیوالے
کو مسلمان جانے اور کافر اور بُرا نجانے اور اچھا جانے اور اس سے راضی اور خوش رہے
اس سے بھی آدمی کافر ہوجاتا ہے اور جتنے کام بندگی کے ہین اور جو کچھہ مذکور

پیچ ذکر بندگی کے ہوئے ہین غیر اللہ تعالیٰ کے کسیکو کرے اعلیٰ ہو یا ادنیٰ کہ بالکل بردو
ہونے اور دور پڑنیکا سبب حضرت باریتعالیٰ سے ہی اوسکی مثال ایسی ہی کہ مثلاً کوئی عاشق
اپنے معشوق کو بلا حجاب پردہ کے دیکھہ رہا ہی اور خوشی جان افزا ہی ساتھہ وصال
جمال اوسکیکے حاصل کر رہا ہی پس ایسے حال مین ایک پردہ درمیان اون دونونکے
حایل ہوگیا اب وہ پردہ خواہ ٹوٹ ٹاٹ اور بوریہ وغیرہ کا ہو خواہ مخمل اور کمخواب اور
زربفت کا ہو بیچ ہونے محجوبیت ان دونونکے اور دور ہونے عاشق اور معشوق
کے برابر اور کافی ہی کہ صریح حق تلفی اور بے انصافی ہی اسواسطے کہ مستحق اور
لایق اسبابت کے اور بندگی کے خاص اللہ تعالیٰ ہی نہ کوئی دوسرا تو یہہ بھی کفر او
شرک ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ کرم اپنے کے ہم سب مسلمانون مردون عورتون کو اس سے
بہت دور رکھکر خاص اوپر مضمون توحید اور تابعداری اپنے اور اپنے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے بین کماحقہ محظوظ اور محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین اور جو جو
صفتین خاص اللہ تعالیٰ کی مخصوص ہین اون مین سے ایک بھی کسی غیر اوسکیکے اندر
نہ سمجھے اور ثابت کرے یا جو جو صفات نقصان کے ہین اللہ تعالیٰ کی جانے یہہ بھی کفر
ہی یا غمی خوشی مین یا تنگی فراخی مین اور کسیطرح کی سختی اور مصیبت مین غرضیکہ
بہر حال کیف اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش نرہے یا اللہ تعالیٰ کو برا کہے یا اپنی
تقدیر سے راضی اور خوش نہو تو اس سے بھی کفر آتا ہی چاہئے کہ ایسی کلمات بیہودہ
کفریہ سے کہ اکثر عادت ہوگئی ہی باز رہے اور اللہ تعالیٰ سے بہر حال خوش رہے
کہ وہ خود حکیم اور رحیم ہی جو کچھہ وہ کرتا ہی بہتر اور ساتھہ حکمت اور رحمت کے
کرتا ہی اگرچہ بعض اوقات ظاہر مین خلاف مرضی کے معلوم ہو آگے عاقل خود عقل
سے کام کریگا وما علینا الا البلاغ المبین اور شادی غمی مین اللہ تعالیٰ کے حکمون
سے بالکل غافل ہونا چیسے بعضے جاہلون کی عادت ہی کہ بیاہ شادی یا غمی کی

خوشی اور رنج مین مست ہوکر نماز بھی ترک کر کرا ور مرتکب امر نامشروعہ کی ہونا جیسے رقص
وغیرہ کا کروانا اور کنگنی اور سہرہ وغیرہ رسوم کفار منہیات کا کرنا اور فخریہ بیان
کرنا کہ اللہ تعالی کے فضل سے ہمنے چپان اور چھنین کی اور ہمکو ایسی خوشی یا غمی حاصل
ہوئی کہ سب نماز روزہ نیا منیا کرکے خوب خسارہ اوچھاتی پیٹی اور کپڑے پھاڑی
اور خوب بیان کئے چلا چلا کر روئے معاذ اللہ من کل ہذہ الرسوم الشنیعۃ الہندیہ بھی کفر
ہی اور بلکہ بعضے اوقات بعضے مسلمان بھی کہ اپنے تئین مسلمانون کامل اور اہل شرفا
اصل سے گنتے ہین مرض کفر مین مبتلا ہوتے ہین جیسے عورت نے بیاہ لی کہ اوسکو
دولہن کہتے ہین بسبب شب باشی کرنے ساتھ خاوند اپنے کے غسل جماع کو کہ فرض
ہی موجب عار اور ننگ اور شرم کا سمجھ کے کہ بڑی بے حیائی اور نادانی عند اللہ
اور عند الناس عقلا کی بھی ہی نماز سے باز رہکر ہر وقت ناپاک ظاہر اور باطن مین
رہتی ہین کہ بکمال خباثت ہی اور حال یہہ ہی کہ ہر شخص جانتا ہی کہ بعد نکاح
کے درمیان زوجین کے صحبت یعنے مجامعت واقع ہوتی ہی کہ مقصود اصلی نکاح سے
یہی ہی پھر غسل سے شرم جاننی بکمال سفاہت ہی اور کفر سے اللہ تعالی بالکل امن مین
رکھے اور ایسا ہی حال ہی یہہ کہ نکاح والی عورت بیوہ کو بسبب عیب اور برائی اپنے
کا سمجھتے ہین اور حالانکہ نکاح اوّل باکرہ لڑکی کو موجب ناموری اور بہتری اپنے کا
تصوّر کرتے ہین کہ دونون جگہہ حکم اوسی ایک پاک ذات اللہ تعالی کے ہین اگر اللہ
تعالی کے حکم پر چلتے ہین تو دونون جگہہ چلین اور یہہ نہین بوجھتے کہ اس بات سے عیب
لگتا ہی اور پر ازواج مطہرات اور اولاد کبار آنحضرت سرور کائنات مفخر موجودات
جمیع المجموع اوّلین و آخرین کے کہ انھون نے یہہ کام سعادت انجام کئے ہین اللہم احفظنا
من ہذہ العقیدۃ المذمومۃ المقبوحۃ للکائنۃ باقی بیان تطویل طلب ہی یہہ مختصر گنجایش
نہین رکھتا لہذا عنان سمند خامہ کی اوس سے معطوف کرکے کہ سر بسر طبیعت اوسکی

یلین

مین طغیانی ہی لگام خموشی کا دیا گیا وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین اور چشم داشت ناظرین متخلقین بحسن خلق
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مولف اِس رسالے کے یوں ہی
ہی کہ جو کچھہ کہین غلطی اور سہو خطا پر کہ معرا ہونا اس سے
کار بشر کا نہین ہی مطلع ہون بدیل بلند حوصلگی
اور علو ظرفی اور حسن خلقی اپنے کے ڈہانکے
اور اصلاح کا رفرماوین والسلام
علیٰ من تبع الہدےٰ
والاکرام خیر
تمام
فقط

خاتمۃ الطبع حمد ہی اوس خدا کو جو تمام عالم کا پروردگار ہی اور درود و سلام اس نبی پر جو تمام نبیونکا
سردار ہی بعد حمد و نعت کے پوشیدہ نہ رہے کہ اندنون یہہ کتاب دافع کفر و ظلام المسمی بہ اعجاز الاسلام و رسائہ دیگر حجب الایمان
کہ موجب استواری دین و ایمان اہل ادیان صاحب ایقان ہے واسطے نفع مسلمانون کے احقر زمان خاکسار جہان
اضعف عباد اللہ الصمد قاضی فتح محمد برادر اخویصاحب معظم و مکرم جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم
ابن الحاج قاضی نور محمد صاحب مغفور ساکن پلپندر نے اور جناب ملا نور الدین بن جیوا خان صاحب نے
مطبع حیدری مین شہر بمبئی کے تاریخ ۲۰ ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری کو زیور طبع سے
آراستہ و پیراستہ کر کے فواید بخش خلایق کیا اللہ تعالیٰ
اسکے پڑھنے والون کو توفیق نیک پر روزی کرے بحرمت النبی وآلہ الامجاد

کاتب کتاب ہذا کمترین شیخ عبد القادر ولد ابن مرحوم و مغفور شیخ محی الدین عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

فہرست کتب اردو موجودہ بدکان برادران قاضی ابراہیم صاحب و ملا نور الدین [illegible]

کتب تصوف اردو	توتا کہانی	مجموعہ قصہ ملک محمد وغیرہ نظم	[illegible]
مجموعہ رموز العارفین	اخلاق ہندی	مجموعہ جوگن نامہ	[illegible]
باغ ارم ترجمہ مثنوی مولانا روم	مجموعہ گیارہ قصہ	مجموعہ سخاوت نامہ	چندر بدن وغیرہ
حکایت الصالحین ہندی	مجموعہ بارہ قصہ	مجموعہ خواجہ اویس قرنی	قصہ سیف الملوک بدیع ا[illegible]
ریاض العارفین	قصہ شاہ روم	مجموعہ شرھیا نامہ	قصہ بی بی مریم
پنچھی نامہ یعنی منطق الطیر ہندی	داستان امیر حمزہ	قصہ ماہ اختر پری پیکر	قصہ ملکہ مصر
مثنوی ایجاد رنگین	گل باصنوبر نثر	لذت عشق و فریب عشق نغمہ عشاق	قصہ فغفور چین
معدن دانش	رسالہ آداب و تمیز	قصہ ملک محمد نثر	کتب حدیث مترجم اردو
گلزار ابراہیم	قصہ شیرین و فرہاد	جنازہ عاشق وغیرہ	سفر السعادت شرح صراط المستقیم
کتب عقاید	مجموعہ مثنوی میر تقی یعنی دریائے [illegible]	قصہ شیخ صنعان	لباب الاخبار مترجم اردو و فارسی
[illegible]سان اردو	عشق اعجاز عشق شعلہ عشق	افیونی نامہ	چہل حدیث مترجم ہندی
عین الایما[illegible]	واسوخت وغیرہ	مثنوی نہر عشق معہ خنجر عشق	مشارق الانوار
تنبیہ الضلول فی اثبات ال[illegible]	[illegible]	قصہ سپاہی زادہ	مشکوۃ مترجم ہندی [illegible]
[illegible] رسول	قصہ پدماوت	قصہ سوداگر بچہ	کتب نصیحت دینی اردو
کتب القصص اردو	اخوان الصفا	[illegible] یوسفی	موضح الکبائر والبدعات
قصص الانبیا اردو	کلید دانش اردو	[illegible] اردو	صبح کا ستارہ
تاریخ الاولیا در ۳ جلد	مجموعہ بارہ ماسہ [illegible]	لیلی [illegible] نظم	ہزار مسایل
الف لیلی اردو	قصہ شاہ یمن	قصہ شاہ [illegible]	رسالہ بے نماز [illegible]
نورتن اردو	قصہ جانی بیگم	قصہ [illegible] شاہ اردو	[illegible]
فسانہ عجائب	قصہ [illegible] معہ تصاویر	ایضاً زبان دکھنی	کتاب ال[illegible] اول
مجموعہ زلیخا و بکاولی و بے نظیر	قصہ [illegible] نامہ معہ تصاویر	حکایات و لطایف اردو	آداب ال[illegible] جلد دوم
بہار دانش اردو	مجموعہ بنجارہ نامہ و دلہن نامہ	خوان نعمت ترکیب کھانا پکانا	تنبیہ ال[illegible]
باغ و بہار یعنی چہار درویش	شاہنامہ اردو معہ تصاویر	[illegible]	سراج ال[illegible]